ماہنامہ

انصار

قادیان

مجلس انصاراللہ بھارت کا ترجمان

مئی/2023ء

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰهِ (الصّف:۱۵)

WE ARE THE HELPERS OF ALLAH
وفاء خلافت
نحن انصار اللہ
نصرت دین
MAJLIS ANSARULLAH BHARAT

مؤرخہ 23/مارچ 2023ء کو احمدیہ مسجد یادگیر میں منعقدہ ریفریشر کورس عہدیداران مجلس انصاراللہ ضلع یادگیر، گلبرگہ، رائچور کے موقعہ پر مخاطب ہوتے ہوئے مکرم جاوید احمد ندیم صاحب ناظم مجلس انصاراللہ

زیر صدارت مکرم اسداللہ صاحب امیر ضلع احمدیہ مسجد یادگیر میں مؤرخہ 23/مارچ 2023ء کو منعقدہ ریفریشر کورس کے بعد لی گئی ایک گروپ فوٹو

مؤرخہ 26/مارچ 2023ء کو احمدیہ مسجد چنئی میں منعقدہ ریفریشر کورس کے موقعہ پر ایک سیشن کی صدارت کرتے ہوئے مکرم فضل الرحمٰن صاحب زعیم مجلس انصاراللہ چنئی، تمل ناڈو

مؤرخہ 26/مارچ 2023ء کو احمدیہ مسجد چنئی میں منعقدہ ریفریشر کورس کے بعد مکرم سلطان احمد صاحب ناظم مجلس انصاراللہ چنئی کے ساتھ ایک گروپ فوٹو

مؤرخہ 30؍اپریل 2023ء کو مسجد مسرور (قادیان)
میں منعقدہ تربیتی اجلاس کی صدارت کے فرائض
سرانجام دیتے ہوئے مکرم محمد اسماعیل طاہر صاحب

مؤرخہ 30؍اپریل 2023ء کو مسجد مسرور (قادیان)
میں منعقدہ تربیتی اجلاس کے موقعہ پر حاضرین کا ایک منظر

مؤرخہ 20؍فروری 2023ء یوم مصلح موعودؓ کے
موقعہ پر پھل تقسیم کرنے کی تیاری کرتے ہوئے
وفد مجلس انصاراللہ ارم لین، صوبہ کشمیر

مکرم عزیز احمد ناصر نائب قائد عمومی مجلس انصاراللہ بھارت کی
صدارت میں مورخہ 22 مارچ 2023 کو بمقام سمین، ضلع
فتح آباد ہریانہ کے تربیتی کیمپ کے موقعہ پر ایک گروپ فوٹو

مؤرخہ 16؍اپریل 2023ء کو مجلس انصاراللہ کڈلائی
(کیرلہ) کے زیر اہتمام منعقدہ تربیتی اجلاس کے اسٹیج کا منظر

مؤرخہ 16؍اپریل 2023ء کو مجلس انصاراللہ کڈلائی (کیرلہ)
کے زیر اہتمام منعقدہ تربیتی اجلاس کے حاضرین کا ایک منظر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰہِ (الصف:۱۵) رَبِّ اَنۡفُخۡ رُوۡحَ بَرَکَۃٍ فِیۡ کَلَامِیۡ ھٰذَا وَ اجۡعَلۡ اَفۡئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھۡوِیۡۤ اِلَیۡہِ (فتح اسلام)

اَشۡھَدُ اَنۡ لَّاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ وَاَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَ رَسُوۡلُہٗ

مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت اور نظام خلافت کی حفاظت کیلئے اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا اور اس کیلئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کیلئے ہمیشہ تیار رہوں گا نیز مَیں اپنی اَولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔ (اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی)

مجلس انصار اللہ سلسلہ عالیہ احمدیہ بھارت کا ترجمان

ماہنامہ انصار اللہ قادیان

جلد:21 | ہجرت 1402 ہجری شمسی۔ مئی/2023ء | شمارہ:5

فہرست مضامین

اداریہ	2
درس القرآن ودرس الحدیث	3
ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	4
گزارشات از صدر مجلس انصاراللہ بھارت	5
خلاصہ جات خطبات جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	6
مکتوب گرامی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	11
حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قبولیت دعا کے ایمان افروز واقعات اور دعاؤں کے تعلق سے حضور انور کی تحریکات ونصائح	12
100 سال قبل مئی 1923ء	19
اسلام کی اہمیت وعظمت (10)	20
استحکام خلافت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا بے مثال کارنامہ اور منکرین خلافت کا انجام	21
محترم سیٹھ مہرالدین صاحب مرحوم آف سکندرآباد کا ذکر خیر	27
اخبار مجالس	29

نگران:

عطاء المجیب لون

صدر مجلس انصاراللہ بھارت

مدیر

حافظ سید رسول نیاز

فون:98763 32272

نائب مدیر

شیخ محمد زکریا

فون:75088 12183

مجلس اِدارت

جاوید احمد لون، ایچ شمس الدین، ڈاکٹر عبدالماجد، وسیم احمد عظیم، سید اعجاز احمد آفتاب

مینیجر

طاہر احمد بیگ

فون:99152 23313

انسپکٹر

عرفان احمد

فون:98782 64860

مطبع

فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان

پروپرائٹر

مجلس انصاراللہ بھارت

مقام اشاعت

ایوان انصار قادیان، گورداسپور، پنجاب

ای میل: ansarullah@qadian.in

بدل اشتراک سالانہ

سالانہ-/250 روپے۔ فی پرچہ-/50 روپے

ٹائٹل ڈیزائن: آر۔ محمود احمد عبداللہ

شعیب احمد ایم اے پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر انصاراللہ بھارت قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر مجلس انصاراللہ بھارت

اداریہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

خلافت خامسہ میں عطا ہونے والی سعید روحیں

اللہ تعالیٰ سلسلہ بیعت کو کیفیت و کمیّت ہر لحاظ سے بڑی عظمت اور شوکت عطا فرمانے کا ذکر کرتے ہوئے بیعت سے قبل 4 مارچ 1889ء کو ایک اشتہار میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''یہ گروہ اُس کا ایک خاص گروہ ہوگا اور وہ اُنہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اور اُن کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔ وہ......اِس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزار ہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا۔ وہ خود اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کو نشوونما دے گا یہاں تک کہ اِن کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی۔'' (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 198)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

''اس وقت اسلام کی ترقی خدا تعالیٰ نے میرے ساتھ وابستہ کر دی ہے جیسا کہ ہمیشہ وہ اپنے دین کی ترقی خلفاء کے ساتھ وابستہ کیا کرتا ہے۔ پس جو میری سنے گا وہ جیتے گا۔ اور جو میری نہیں سنے گا وہ ہارے گا۔''

(الفضل 18 مارچ 1914ء صفحہ 1 کالم 3)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خلافتِ خامسہ کے 20 سالہ دور میں 38 نئے ممالک میں جماعت کا قیام عمل میں آیا اور ستاسی لاکھ سے زائد سعید روحوں نے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہونے کی توفیق پائی۔

سال	تعداد بیعتیں	سال	تعداد بیعتیں
2003	8,92,403	2013	5,40,782
2004	3,49,010	2014	5,55,235
2005	2,97,099	2015	5,67,330
2006	2,93,881	2016	5,84,383
2007	2,61,963	2017	6,09,556
2008	2,54,638	2018	6,47,000
2009	4,01,610	2019	6,68,527
2010	4,58,760	2020	1,12,179
2011	4,80,822	2021	1,25,221
2012	5,14,352	2022	1,76,836
(الفضل انٹرنیشنل 15 اگست 2022ء)		میزان	87,91,587

(اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں خلافتِ خامسہ کا عظیم الشان کردار اور معیت الٰہی: صفحہ 64)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ترقی دینی ہے اور دے رہا ہے...افرادِ جماعت...اخلاص و وفا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو پورا کرنے کے لیے...خلافتِ احمدیہ سے دکھاتے ہیں اور دکھا رہے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی بیعت جس طرح لوگوں نے کی وہ اللہ تعالیٰ کی خالص تائید و نصرت نہیں تھی تو اَور کیا تھا.....پھر خلافتِ ثانیہ کے انتخاب کے وقت... جماعت نے ...حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی بیعت کر لی اور پھر دنیا نے دیکھا کہ کس طرح تیزی سے جماعت ترقی کرتی چلی گئی۔ دنیا میں مشن ہاؤس کھلے، مساجد بنیں، لٹریچر کی اشاعت ہوئی۔ وہ کام جن کے کرنے کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئے تھے آگے بڑھتے رہے۔ پھر خلافتِ ثالثہ میں اللہ تعالیٰ نے باوجود حکومتِ وقت کے بہت سخت حملے کے جماعت کو ترقیات سے نوازا۔ کشکول جماعت کے ہاتھ میں پکڑانے والے خود بُری حالت میں دنیا سے رخصت ہوئے۔ پھر خلافتِ رابعہ میں ترقیات کا ایک اَور باب کھلا۔ اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور نصرت کے نئے نظارے ہم نے دیکھے۔ اشاعتِ اسلام کے نئے نئے رستے کھلے۔ خلیفۂ وقت کے ہاتھ کاٹنے کا سوچنے والوں کے اپنے ہاتھ کٹ گئے اور فضا میں ان کے جسم بکھر گئے لیکن جماعت کی ترقی کے قدم نہیں رکے۔ تبلیغ کے میدان میں وسعت پیدا ہوئی۔ ایم ٹی اے کا آغاز ہوا جس سے ہر گھر میں جماعت کا پیغام پہنچنا شروع ہوا۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے وعدوں کا تکمیل کی طرف بڑھنا ہے اور یہی چیز ہے اگر کوئی سمجھے تو۔ اگر یہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کا پورا ہونا نہیں تو اَور کیا تھا۔ پھر خلافتِ خامسہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی تائیدات و نصرت کے نظارے دکھائے۔'' (خطبہ جمعہ 27 مئی 2022ء)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں خلافتِ احمدیہ سے اخلاص و وفا کے اعلیٰ معیار حاصل کرتے ہوئے ہمیشہ وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حافظ سید رسول نیاز

القرآن الکریم

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّھُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِھِمۡ ۪ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمۡ دِیۡنَھُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَھُمۡ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِھِمۡ اَمۡنًا ؕ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا ؕ وَمَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ○ (النور:56)

ترجمہ: تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا وہ میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عَنۡ حُذَیۡفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ : قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ : تَکُونُ النُّبُوَّۃُ فِیۡکُمۡ مَا شَآءَ اللّٰہُ اَنۡ تَکُوۡنَ ثُمَّ یَرۡفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوۡنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنۡھَاجِ النُّبُوَّۃِ مَا شَآءَ اللّٰہُ اَنۡ تَکُوۡنَ ثُمَّ یَرۡفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوۡنُ مُلۡکًا عَاضًّا فَتَکُوۡنُ مَا شَآءَ اللّٰہُ اَنۡ تَکُوۡنَ ثُمَّ یَرۡفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوۡنُ مُلۡکًا جَبۡرِیَّۃً فَیَکُوۡنُ مَا شَآءَ اللّٰہُ اَنۡ یَکُوۡنَ ثُمَّ یَرۡفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوۡنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنۡھَاجِ النُّبُوَّۃِ ثُمَّ سَکَتَ۔

(مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۲۷۳ مشکوۃ کتاب الرقاق باب الانذار والتحذیر)

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی (جس سے لوگ تنگی محسوس کریں گے) جب یہ دور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم ستم کے دور کو ختم کر دے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

’میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے‘

’’یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اُس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اِس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور اُن کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ (المجادلۃ:23) اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اُس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اِسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ اُن کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخم ریزی اُنہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اُس کی پوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں اُن کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آ جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور اُن کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔۔۔۔ سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سُنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو مَیں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اِس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اُس نے وعدہ فرمایا اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور مَیں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔‘‘

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 304 تا 306)

خلفاءاحمدیت کے دلوں میں احباب جماعت کیلئے شفقت ومحبت

ہمارے سید و مولیٰ حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے بہترین ائمہ وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں تم ان کے لیے دعا کرتے ہو وہ تمہارے لیے دعائیں کرتے ہیں۔(مسلم کتاب الامارۃ) خلفائے احمدیت آنحضرت ﷺ کے اس فرمان کی عملی تصویر ہیں۔خلفائے احمدیت کی افراد جماعت احمدیہ کے ساتھ شفقت کے تعلق سے چند ارشادات پیش ہیں۔

(1) حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ 18 نومبر 1910ء کو گھوڑے سے گرنے کے نتیجہ میں زخمی ہو گئے۔عیادت کیلئے آنے والے عورتوں اور مردوں کا اژدہام ہو گیا۔احباب جماعت کی پریشانی دیکھ کر عورتوں کو حضورؓ نے پیغام بھیجا کہ وہ سب اپنے گھروں کو چلی جائیں اور اپنا نام لکھوا دیں۔میں ان کے لیے دعا کروں گا۔(الحکم 28 نومبر 1910ء)

(2) حضرت مصلح موعودؓ نے 15 جولائی 1924ء کو بمبئی سے لندن کے لیے روانہ ہوتے ہوئے احباب جماعت کے نام ایک پیغام میں فرمایا:''تم اندازہ بھی نہیں کر سکتے کہ مجھے کس قدر محبت تم سے ہے آپ لوگوں سے جدا ہونا میرے لیے کس قدر دردناک تھا اور آپ لوگوں کو پیچھے چھوڑنا میرے لیے کس قدر صدمہ پہنچانے والا ہو لیکن یہ جدائی صرف جسمانی ہے میری روح ہمیشہ تمہارے ساتھ تھی اور ہے اور رہے گی۔میں زندگی میں یا موت میں تمہارا ہی ہوں۔تمہاری بہبودی میرے دل کی عین خواہش ہے اور تمہارا دنیوی اور روحانی منزل مقصود تک پہنچنا میری واحد تمنا۔''

(الفضل 18 جولائی 1924ء)

(3) حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:''میں آپ میں سے آپ کی طرح کا ہی ایک انسان ہوں اور آپ میں سے ہر ایک کے لیے اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اتنا پیار پیدا کیا ہے کہ آپ لوگ اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے بعض دفعہ سجدہ میں مَیں جماعت کے لیے اور جماعت کے افراد کے لیے یوں دعا کرتا ہوں کہ اے خدا! جو مجھے خط لکھنا چاہتے تھے لیکن کسی سستی کی وجہ سے نہیں لکھ سکے ان کی مرادیں پوری کر دے۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ 21 دسمبر 1922ء)

(4) حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:''میں تو ایک ہی غم میں گھل رہا ہوں کہ خدا تعالیٰ مجھے یہ توفیق بخشے کہ اس عظیم جماعت کی جو مسیح موعودؑ کی میرے پاس امانت ہے اس کے حقوق ادا کر سکوں اور اس حال میں جان دوں کہ میرا اللہ مجھے کہہ رہا ہو کہ ہاں تم نے حقوق ادا کر دیئے۔'' (خطبات طاہر جلد سوم صفحہ 373,374)

الگ نہیں کوئی ذات میری، تمہی تو ہو کائنات میری
تمہاری یادوں سے ہی معنون ہے زیست کا انصرام کہنا

(5) حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ''کون سا ڈکٹیٹر ہے جو اپنے ملک کی رعایا سے ذاتی تعلق بھی رکھتا ہو۔خلیفۂ وقت کا تو دنیا میں پھیلے ہوئے ہر قوم اور ہر نسل کے احمدی سے ذاتی تعلق ہے۔ان کے ذاتی خطوط آتے ہیں جن میں ان کے ذاتی معاملات کا ذکر ہوتا ہے۔ان روزانہ کے خطوط کو ہی اگر دیکھیں تو دنیا والوں کے لئے ایک یہ ناقابل یقین بات ہے۔یہ خلافت ہی ہے جو دنیا میں بسنے والے ہر احمدی کی تکلیف پر توجہ دیتی ہے۔ان کے لئے خلیفۂ وقت دعا کرتا ہے۔کون سا دنیاوی لیڈر ہے جو بیماروں کے لئے دعائیں بھی کرتا ہو۔کون سا لیڈر ہے جو اپنی قوم کی بچیوں کے رشتوں کے لئے بے چین اور ان کے لئے دعا کرتا ہو۔کون سا لیڈر ہے جس کو بچوں کی تعلیم کی فکر ہو...دنیا کا کوئی ملک نہیں جہاں رات سونے سے پہلے چشم تصور میں مَیں نہ پہنچتا ہوں اور ان کے لئے سوتے وقت بھی اور جاگتے وقت بھی دعا نہ ہو۔'' (خطبہ جمعہ: 06/ جون 2014ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی خلیفہ وقت کی مکمل اطاعت کرنے، ان کا سلطان نصیر بننے، مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور اُن کی صحت کیلئے دردِ دل سے دعائیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

عطاء المجیب لون
صدر مجلس انصار اللہ بھارت

فرمودہ سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خلاصہ خطبہ جمعہ 3/مارچ 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے
حضرت مسیح موعودؑ: قرآن کریم کی شان اور اعلیٰ مقام

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعودؑ نے قرآن کریم کی جو معرفت ہمیں عطا فرمائی ہے مَیں نے پچھلے خطبات میں کچھ بیان کیے ہیں۔ قرآن کریم جو معرفت کا خزانہ ہمیں دیتا ہے حقیقت میں یہی ہے جو بندے کو خدا سے ملاتا ہے۔ اس کے علاوہ خدا کو پانے کا کوئی طریق نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں۔

قرآں خدا نما ہے خدا کا کلام ہے!
بے اِس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے

پس یہ وہ نکتہ ہے جسے ہمیشہ ہمیں اپنے سامنے رکھنا چاہیے۔ اس بات کی وضاحت میں کہ قرآن خدا کا کلام ہے لالہ بھیم سین کے نام ایک خط میں آپؑ فرماتے ہیں کہ ابھی تھوڑے دن کی بات ہے کہ لیکھرام نامی ایک برہمن جو آریہ تھا قادیان میں میرے پاس آیا اور کہا کہ وید خدا کا کلام ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ مَیں قرآن کریم کو خدا کا کلام جانتا ہوں کیونکہ نہ اس میں شرک کی تعلیم ہے اور نہ کوئی اور ناپاک تعلیم ہے۔ اس کی پیروی سے زندہ خدا کا چہرہ نظر آجاتا ہے اور معجزات ظاہر ہوتے ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کے کلام ہونے کی شرط یہ ہے کہ وہ شرک سے پاک ہو اور اس پر عمل کرنے سے خدا تعالیٰ کا چہرہ نظر آئے۔

قرآن کریم کی پیروی سے انسان خدا تعالیٰ کی صفات کا مظہر ہوجاتا ہے اس حوالے سے آپؑ فرماتے ہیں: جو شخص قرآن شریف کا پیرو ہو کر محبت اور صدق کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے وہ ظلّی طور پر خدا کی صفات کا مظہر ہوجاتا ہے۔ یہ سب نتیجہ اس زبردست طاقت اور خاصیت کا ہوتا ہے جو خدا کے کلام قرآن شریف میں ہم مطالعہ کرتے ہیں۔ فرمایا مَیں نے قرآن کریم میں ایک زبردست طاقت پائی ہے، مَیں نے آنحضرت ﷺ کی پیروی میں ایک عجیب خاصیت دیکھی ہے اور وہ یہ کہ سچا پیرو اس کا مقاماتِ ولایت تک پہنچ جاتا ہے۔

قرآن کریم کی تاثیرات کے متعلق حضورؑ فرماتے ہیں: خدا کی عظمت اور ہیبت کا وہ یقین چاہیے جو غفلت کے پردوں کو پاش پاش کر دے اور بدن پر ایک لرزہ ڈال دے اور موت کو قریب کر کے دکھلاوے اور ایسا خوف دل پر غالب کرے جس سے تمام تار و پود نفسِ امارہ کے ٹوٹ جاویں اور انسان ایک غیبی ہاتھ سے خدا کی طرف کھینچا جائے اور اُس کا دل اِس یقین سے بھر جائے کہ درحقیقت خدا موجود ہے جو بے باک مجرم کو بے سزا نہیں چھوڑتا۔

خطبے کے آخر میں حضورِ انور نے بنگلہ دیش، پاکستان، برکینا فاسو اور الجزائر کے احمدیوں کے متعلق دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا۔ بنگلہ دیش میں جیسا کہ میں نے کہا انتظامیہ نے ہمیں یہی کہا تھا کہ فکر نہ کرو۔ جلسہ کرو اور ہم پوری حفاظت کریں گے۔ لیکن جب بلوائی اور دہشت گرد اور شدت پسند ملاں اپنے ٹولوں کو لے کر آئے تو وہاں کھڑی پولیس تماشائی بن کر بیٹھی ہوئی ہے اور کوئی کام نہیں کر رہی۔ بہرحال ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنا چاہیے، اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ان بھائیوں کی مشکلات کو جلد دُور فرمائے۔ آمین

خلاصہ خطبہ جمعہ 10/ مارچ 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے
حضرت مسیح موعودؑ: قرآن کریم کی شان اور اعلیٰ مقام

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج کل خطبات میں قرآن کریم کے محاسن اور خوبیوں کا ذکر کر رہا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کے محاسن اور خوبیاں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف ایسی کامل اور جامع کتاب ہے کہ کوئی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ آپ نے مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ کیا وید میں کوئی ایسی شرتی ہے جو ھُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ کا مقابلہ کرے۔ اگر زبانی اقرار کوئی چیز ہے یعنی اس کے ثمرات اور نتائج کی حاجت نہیں تو پھر ساری دنیا کسی نہ کسی رنگ میں خدا تعالیٰ کا اقرار کرتی ہے اور بھگتی، عبادت اور صدقہ اور خیرات کو بھی اچھا سمجھتی ہے اور کسی نہ کسی صورت میں ان باتوں پر عمل بھی کرتی ہے۔ ہندوؤں کو جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ پھر ویدوں نے آکر دنیا کو کیا بخشا۔ یا تو یہ ثابت کرو کہ جو قومیں وید کو نہیں مانتیں ان میں نیکیاں مفقود ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں پھر کہتا ہوں کہ خدا نے قرآن مجید میں متقیوں کی جو صفات بیان فرمائی ہیں ان کو معمولی صفات میں رکھا ہے لیکن جب انسان اس پر ایمان لاکر اسے اپنی ہدایت کے لیے دستور العمل بناتا ہے تو ہدایت کے اُن اعلیٰ مدارج اور مراتب کو پالیتا ہے جو ھُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ میں مقصود رکھے ہیں۔ پھر فرمایا کہ قرآن کریم کی تعلیم ایک کامل تعلیم ہے۔ زمانہ ضرورت بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور دلیل ہے اور انجام اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ میں فرما دیا۔ گویا اُس وقت زمانہ کے حالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی دلیل تھے۔ فرمایا کہ یہ باب نبوت کی دوسری فصل ہے۔ اکمال یہ نہیں کہ سورتیں اُتار دیں بلکہ تکمیل نفس اور تطہیر قلب کی حالت کو مکمل کر دیا۔ وحشیوں سے انسان، عقلمند، بااخلاق اور باخدا انسان بنا دیا۔ انسان کو تہذیب کے اور نفس کو پاک کرنے کے اعلیٰ مدارج سکھا دیے اور ان کی انتہا بھی کر دی۔ اسی طرح کتاب اللہ کو بھی کامل کر دیا۔ کوئی سچائی اور صداقت نہیں جو قرآن شریف میں نہ ہو۔ چاہیے کہ آدمی قرآن شریف کو غور سے پڑھے۔ اُس کے امر اور نہی کو جدا جدا دیکھ رکھے اور ان پر عمل کرے تو اسی سے اپنے خدا کو خوش کر لے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ قرآن کریم حقیقی خدا کو پیش کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ قرآن شریف نے ایسا خدا پیش نہیں کیا جو ایسا ناقص صفات والا ہو کہ نہ وہ روحوں کا مالک ہے، نہ کسی کو نجات دے سکتا ہے اور نہ کسی کی توبہ قبول کر سکتا ہے بلکہ ہم قرآن شریف کی رُو سے اس خدا کے بندے ہیں جو ہمارا خالق ہے، مالک ہے، رازق ہے، رحمٰن ہے، رحیم ہے۔ مالک یوم الدین ہے۔ مومنوں کے واسطے شکر کا مقام ہے کہ اُس نے ہم کو ایسی کتاب عطا کی جو اُس کی صحیح صفات کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی علم و معرفت اور قرآن کریم کی خصوصیات اور مقام و مرتبہ کی باتیں انشاء اللہ آئندہ بھی بیان ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان باتوں کو سمجھنے اور عمل کرنے اور قرآن شریف کو پڑھنے اور سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے گذشتہ دنوں بنگلہ دیش کے جلسہ سالانہ پر بلوائیوں اور دہشتگردوں کے حملے کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ جلسہ پولیس اور انتظامیہ کی یقین دہانی کے بعد منعقد کیا گیا تھا لیکن جب بلوائیوں نے حملہ کیا تو پولیس تماشائی بنی کھڑی رہی اور بعد ازاں اوپر سے حکم آنے کے بعد ایکشن (action) لیا لیکن اُس وقت تک ظلم و بربریت کی انتہا ہو چکی تھی۔ بعد ازاں حضور انور نے اس حملے میں شہادت پانے والے مکرم زاہد حسین صاحب کی شہادت کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ظالموں کی پکڑ کے سامان پیدا فرمائے اور ہم پر رحم اور فضل فرمائے۔

دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور انور نے احباب جماعت کو فرمایا کہ آج کل دعاؤں پر بہت زیادہ زور دیں۔

بعد ازاں حضور انور نے مکرم کمال بداح صاحب الجزائر، ڈاکٹر شمیم احمد ملک صاحبہ آف کینیڈا، مکرم فرہاد احمد امینی صاحب آف جرمنی اور مکرم چودھری جاوید احمد بسمل صاحب آف کینیڈا کی وفات پر ان کا ذکر خیر کرتے ہوئے ان مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

خلاصہ خطبہ جمعہ 17/ مارچ 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے
حضرت مسیح موعودؑ: قرآن کریم کی شان اور اعلیٰ مقام

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ انجیل نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا کیونکہ انجیل حکمت کے طریقوں سے دُور ہے لیکن قرآن شریف بڑی تفصیل سے بار بار اس مسئلے کو حل کرتا ہے کہ مذہب کا یہ منصب نہیں ہے کہ انسانوں کے فطرتی قویٰ کو تبدیل کرے اور بھیڑیئے کو بکری بنا کر دکھلائے یعنی طاقتور کو کمزور بنا کر دکھائے بلکہ مذہب کی علت غائی یہ ہے کہ جو قویٰ اور ملکات فطرتاً انسان کے اندر موجود ہیں، جو صلاحیتیں اور طاقتیں ہیں ان کو اپنے محل اور موقع پر لگانے کے لیے راہبری کرے۔ مذہب کا یہ اختیار نہیں ہے کہ کسی فطرتی قوت کو بدل ڈالے بلکہ یہ اختیار ہے کہ اس کو محل پر استعمال کرنے کے لیے ہدایت کرے۔ صرف ایک قوت پر زور نہ ڈالے بلکہ تمام قوتوں کے استعمال کے لیے وصیت فرمائے۔ اصل غرض اصلاح اور بہتری ہے۔ اور یہ مقصد جس طرح بھی پورا ہو اُس کی کوشش کرنی چاہیے۔

قرآن کریم پر تدبر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں کہ: رسم اور بدعات سے پرہیز بہتر ہے اس سے رفتہ رفتہ شریعت میں تصرف شروع ہو جاتا ہے۔ بہتر طریق یہ ہے کہ ایسے وظائف میں جو وقت اس نے صرف کرنا ہے وہی قرآن شریف کے تدبر میں لگاوے۔
حضور انور نے فرمایا کہ بدعات سے ہمیں بچنا چاہیے اور قرآن شریف کا ترجمہ اور تفسیر پڑھنے کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیے۔ اگلے ہفتے رمضان بھی شروع ہو رہا ہے تو اس رمضان میں خاص طور پر ہمیں قرآن کریم پڑھنے، پڑھانے اور سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ دل کی سختی کو نرم کرنے کے لیے یہی طریق ہے کہ قرآن شریف کو ہی بار بار پڑھے۔ جہاں جہاں دعا ہوتی ہے وہاں مومن کا بھی دل چاہتا ہے کہ یہی رحمت الٰہی میرے بھی شامل حال ہو۔ قرآن کریم کی مثال ایک باغ کی ہے کہ ایک مقام سے پھول چُنتا ہے پھر آگے چل کر اور قسم کا چُنتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: صحابہ کرامؓ احادیث کو قرآن شریف سے کم درجہ پر مانتے تھے۔ فرمایا یہ بھی یاد رکھیں کہ حدیثیں گو بعد میں جمع کی گئی ہیں لیکن بعض دفعہ بعض صحابہ لکھ بھی لیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ کسی معاملہ پر فیصلہ کرنے لگے تو ایک بوڑھی عورت نے کہا کہ حدیث میں یہ لکھا ہے لیکن آپؓ نے فرمایا کہ میں ایک بڑھیا کے لیے کتاب اللہ کو ترک نہیں کر سکتا۔ پس حقیقت یہی ہے اسی کو ہمیں اختیار کرنا چاہیے۔ اگر یہ نہیں ہوگا تو بدعات پھیلتی چلی جائیں گی اور اسی وجہ سے مسلمانوں میں بدعات پھیلتی جا رہی ہیں اور قرآن کریم کی اصل تعلیم سے دُور کر رہی ہیں۔ عامۃ المسلمین کی اکثریت تو جاہل ہے۔ نام نہاد علماء اُن کو جس طرف لے جاتے ہیں وہ چل پڑتے ہیں اور بدعات پھیلتی جاتی ہیں لیکن اس کے باوجود ہم پر الزام ہے کہ ہم قرآن کریم کی تحریف کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب تک مسلمان قرآن شریف کے پورے متبع اور پابند نہیں ہوتے وہ کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ قرآن شریف استدلالی رنگ رکھتا ہے۔ کوئی بات ایسی بیان نہیں کرتا جس کے ساتھ اس نے قوی اور مستحکم دلیل نہ دی ہو۔ جیسی قرآن شریف کی فصاحت اور بلاغت اپنے اندر ایک جذب رکھتی ہے، جس طرح پر اس کی تعلیم میں معقولیت اور کشش ہے ویسے ہی اُس کے دلائل مؤثر ہیں۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضورِ انور نے فرمایا: پاکستان کے احمدیوں کے لیے اور ملک کے عمومی حالات کے لیے دعا کریں۔ برکینا فاسو میں احمدیوں کے لیے اور ملک کے عمومی حالات کے لیے دعا کریں۔ بنگلہ دیش کے احمدیوں کے لیے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی محفوظ رکھے۔ وہاں پھر آج مولویوں نے کچھ شور شرابا کرنا تھا۔ دنیا کے ہر ملک میں جہاں جہاں احمدی ہیں ان کے لیے دعا کریں۔

حضورِ انور نے رمضان کے حوالے سے دعاؤں کی طرف خاص توجہ دلاتے ہوئے فرمایا: رمضان بھی اب شروع ہو رہا ہے، جیسا کہ میں نے کہا تھا اس میں جہاں خاص طور پر قرآنِ کریم کو پڑھنے اور سمجھنے کی طرف توجہ دیں وہاں دعاؤں کی طرف خاص توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق بھی عطا فرمائے۔ اور رمضان کے فیض سے فیض یاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

خلاصہ خطبہ جمعہ 24/مارچ 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے
یوم مسیح موعود 23 مارچ کے حوالہ سے بصیرت افروز نصائح

تشہد، تعوذ، سورۃ الفاتحہ اور سورۃ الجمعہ کی آیات هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ- وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○- کی تلاوت کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان آیات کا ترجمہ ہے کہ "وہی ہے جس نے اُمّی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔ وہ ان پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔ اور ان ہی میں سے دوسروں کی طرف بھی اسے مبعوث کیا ہے جو ابھی ان سے نہیں ملے اور وہ کامل غلبے والا اور صاحبِ حکمت ہے۔"

۲۳/مارچ کا دن جماعت احمدیہ میں یومِ مسیح موعود کے نام سے جانا جاتا ہے۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے اور رسول اللہؐ کی پیشگوئیوں کے مطابق زمانے کے امام مسیح موعود و مہدی معہودؑ کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ۲۳/مارچ ۱۸۸۹ء کو آپؑ نے لدھیانے میں بیعت لے کر مخلصین کی جماعت قائم فرمائی۔ سورۃ الجمعہ کی آیات میں آنحضرتؐ کے غلام صادق کے آنے اور اس کے ذریعے ایک جماعت کے قیام کی خوش خبری دی گئی ہے۔

ان آیات کی تفسیر میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: اس آیت کا ماحصل یہ ہے کہ خدا وہ خدا ہے۔ جس نے ایسے وقت میں رسول بھیجا کہ لوگ علم اور حکمت سے بے بہرہ ہو چکے تھے۔ تب ایسے وقت میں خدا تعالیٰ نے اپنا رسول اُمّی بھیجا اور اس رسول نے ان کے نفسوں کو پاک کیا اور علم الکتاب اور حکمت سے ان کو مملو کیا یعنی نشانوں اور معجزات سے مرتبہ یقینِ کامل تک ان کو پہنچایا۔ پھر فرمایا: ایک گروہ اور ہے جو آخری زمانے میں ظاہر ہوگا وہ بھی اوّل تاریکی و گمراہی میں ہوں گے تب خدا ان کو بھی صحابہ کے رنگ میں لائے گا۔ یہاں تک کہ ان کا صدق اور یقین بھی صحابہ کے صدق اور یقین کی مانند ہوجائے گا۔ حدیثِ صحیح میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس حدیث کے وقت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهُ رَجُلٌ مِنْ فَارِسَ اس زمانے کی نسبت فرمایا گیا ہے کہ قرآن آسمان پر اٹھایا جائے گا یہی وہ زمانہ ہے جو مسیح موعود کا زمانہ ہے۔ یہ فارسی الاصل وہی ہے جس کا نام مسیح موعود ہے۔

فرمایا: اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ کمال ضلالت کے بعد ہدایت اور حکمت پانے والے اور آنحضرتؐ کے معجزات اور برکات کو مشاہدہ کرنے والے دو ہی گروہ ہیں۔ اوّل صحابہ اور دوسرا گروہ جو مانند صحابہ ہیں وہ مسیح موعود کا گروہ ہے۔ لوگوں نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہے کہ خسوف و کسوف رمضان میں موافق حدیث دارقطنی اور فتاویٰ ابنِ حجر کے ظہور میں آ گیا۔ پھر ذوالسنین ستارہ بھی جس کا نکلنا مہدی اور مسیح موعود کے وقت میں بیان کیا گیا تھا ہزاروں لوگوں نے نکلتا ہوا دیکھ لیا۔ ایسا ہی جاوا کی آگ بھی ہزاروں لوگوں نے مشاہدہ کی۔ ایسا ہی طاعون کا پھیلنا اور حج سے روکے جانا بھی سب نے بچشم خود مشاہدہ کر لیا۔ ملک میں ریل کا تیار ہونا اور اونٹوں کا بےکار ہونا یہ سب آنحضرتؐ کے معجزات تھے جو اس زمانے میں اسی طرح دیکھے گئے جیسے صحابہ نے معجزات کو دیکھا تھا۔ ہماری جماعت کو کئی وجوہ سے صحابہ کی جماعت سے مشابہت ہے۔ سلسلہ کی ترقیات کے متعلق آپؑ فرماتے ہیں کہ آج سے تئیس برس پہلے براہینِ احمدیہ میں یہ الہام موجود ہے کہ لوگ کوشش کریں گے کہ اس سلسلے کو مٹا دیں۔ ہر ایک مکر کام میں لائیں گے مگر خدا تعالیٰ اس سلسلے کی تائید ہمیشہ فرمائے گا۔ حضورِانور نے فرمایا کہ آج بھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ دعا کی قبولیت کے نشانات کے حوالے سے حضورِانور نے ایک طالبِ علم عبدالکریم ولد عبدالرحمٰن ساکن حیدرآباد دکن کی مثال پیش فرمائی کہ جو قادیان میں حصولِ تعلیم کے لیے آئے تھے۔ تائیدِ الٰہی کے نشانات کے ذکر میں ڈاکٹر الیگزینڈر ڈوئی، غلام دستگیر قصوری اور چراغ دین جمونی کی مثالیں بھی پیش فرمائیں۔

رمضان کے مہینے میں احمدی جہاں اپنے لیے دعا کریں، وہاں مسلم امّہ کیلئے بھی دعا کریں۔ پاکستان کے احمدیوں، بنگلہ دیش کے احمدیوں، دنیائے احمدیت کے لیے بھی دعا کریں۔ دنیا کے تباہی سے بچنے کیلئے بھی

دعا کریں۔ خطبے کے آخر میں حضور انور نے الفضل انٹرنیشنل کے روزنامہ ہونے کا اعلان فرمایا نیز اسے پڑھنے اور خریدنے کی تحریک فرماتے ہوئے الفضل میں لکھنے والوں کو بھی دعائیہ کلمات سے نوازا۔

خلاصہ خطبہ جمعہ 31/ مارچ 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے
رمضان اور قرآن کریم

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج کل ہم رمضان کے مہینے سے گزر رہے ہیں۔ یہ ایسا مہینہ ہے جس میں ایک روحانی ماحول بن جاتا ہے۔ روزوں کے ساتھ عبادتوں کی طرف زیادہ توجہ ہوتی ہے۔ قرآن کریم پڑھنے اور سننے کی طرف توجہ ہوتی ہے۔ روزوں کا حقیقی فیض اُٹھانا ہے تو قرآن کریم پڑھنے کی طرف زیادہ توجہ ہونی چاہیے۔ رمضان کو قرآن کریم کے ساتھ خاص نسبت ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيٓ أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ ۔یعنی رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن کریم نازل کیا گیا وہ قرآن جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ بعض معتبر روایات یہ بھی کہتی ہیں کہ ۲۴ رمضان کو آنحضرت ﷺ پر پہلی وحی ہوئی۔ ہر رمضان میں جبرئیل علیہ السلام آپؐ کے ساتھ قرآن کریم کا دور مکمل کیا کرتے تھے اور آخری رمضان میں دو مرتبہ یہ دور مکمل ہوا۔ ہمیں بھی اس مہینے میں خاص طور پر قرآن کریم پڑھنے، اس کی تفسیر پڑھنے اور سُننے کی طرف خاص توجہ دینی چاہیے۔ ایم ٹی اے پر بھی قرآن کریم کا درس آتا ہے اسے بھی سُننا چاہیے۔ قرآن کریم کے ساتھ ساتھ اس کا ترجمہ اور تفسیر پڑھیں گے تو تب ہی ہم اُن احکامات کی اہمیت کو سمجھ سکتے ہیں جو اس میں بیان ہوئے ہیں، انہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنا سکتے ہیں، اپنی زندگی کو قرآنی تعلیم کے مطابق ڈھال سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بن سکتے ہیں۔ پس اگر ہم نے رمضان کا حقیقی فیض پانا ہے تو ہمیں قرآن کریم کی تلاوت اور اس پر غور کی طرف خاص توجہ دینی چاہیے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کو بار بار پڑھنے کی ضرورت ہے تا کہ ہم صحیح طور پر قرآن کریم کی تعلیم کا ادراک حاصل کر سکیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی حکمتیں اور احکام دو قسم کے ہوتے ہیں۔ بعض مستقل اور دائمی ہوتے ہیں اور بعض آنی یعنی وقتی ضرورتوں کے لحاظ سے صادر ہوتے ہیں اگرچہ اپنی جگہ ان میں بھی ایک استقلال ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر سب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ قُلْ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ جَمِيْعًا ۔(الاعراف:۱۵۹) تو کہہ دے کہ اے انسانو! یقیناً میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔ اس لیے ضروری تھا کہ قرآن شریف ان تعلیمات کا جامع ہوتا جو وقتاً فوقتاً جاری رہ چکی تھیں اور اُن تمام صداقتوں کو اپنے اندر رکھتا جو آسمان سے مختلف نبیوں کے ذریعہ زمین کے باشندوں کو پہنچائی گئی تھیں۔ قرآن کریم کے مدنظر تمام نوع انسان تھا نہ کہ کوئی خاص قوم اور ملک اور زمانہ۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کا نام ذکر رکھا گیا ہے اس لیے کہ وہ انسان کی اندرونی شریعت یاد دلاتا ہے جو انسان کے اندر مختلف طاقتوں کی صورت میں رکھی ہے۔ حلم، ایثار، شجاعت، جبر، غضب اور قناعت وغیرہ۔ غرض جو فطرت باطن میں رکھی تھی قرآن نے اُسے یاد دلایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قرآن پر غور کرو، تدبر کرو، اس پر عمل تمہیں انسانی فطرت کے اعلیٰ معیار دکھائے گا۔ پس اس نظر سے ہمیں قرآن کریم پڑھنا اور سمجھنا چاہیے۔ رمضان میں دعاؤں کی طرف بھی خاص توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ ہر جگہ ہر احمدی کو ہر شر سے بچائے اور اللہ تعالیٰ کی نظر میں جو نا قابل اصلاح ہیں ان کو عبرت کا نشان بنائے تا کہ دوسرے لوگ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والے بن سکیں۔ دنیا کے لیے عمومی طور بھی دعا کریں، اللہ تعالیٰ جنگ کی آفت سے دنیا کو بچائے۔ (آمین)

آخر میں حضور انور نے مولانا منور احمد خورشید صاحب مبلغ سلسلہ، اقبال احمد منیر صاحب مربی سلسلہ آف پاکستان اور سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ میاں عبدالعظیم صاحب درویش مرحوم قادیان کی وفات پر ان کا ذکر خیر اور جماعتی خدمات کا تذکرہ کے بعد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے درجات بلند کرے۔ نماز کے بعد میں ان کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔ ☆......☆......☆

مکتوبِ مبارک

سیدنا وامامنا حضرت مرزا مسرور احمد
خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالناصر

WTT-47780

26-10-22

مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی طرف سے سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ بھارت 2022ء کے تینوں دن کی کارروائی کی رپورٹس (64 تا 66) موصول ہوئیں۔ جزاکم اللہ

اللہ تعالیٰ کرے کہ اس اجتماع میں شامل ہونے والے تمام انصار اپنی زندگیوں میں مثبت تبدیلی پیدا کرنے والے ہوں اور تقویٰ اور فرض عبادات کے معیار بلند کرنے کی توفیق پائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو خلافت احمدیہ کے ساتھ محبت واخلاص میں بڑھاتا چلا جائے، دین ودنیا کی حسنات کا وارث ٹھہرائے اور ہر آن معین ومددگار ہو۔ (آمین)

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

تقریر جلسہ سالانہ
قادیان 2022ء
عطاء المجیب لون
صدر مجلس
انصاراللہ بھارت

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قبولیت دعا کے ایمان افروز واقعات اور دعاؤں کے تعلق سے حضور انور کی تحریکات ونصائح

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَجِیۡبُوۡا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوۡلِ اِذَا دَعَاکُمۡ لِمَا یُحۡیِیۡکُمۡ ۚ وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ یَحُوۡلُ بَیۡنَ الۡمَرۡءِ وَقَلۡبِهٖ وَاَنَّهٗۤ اِلَیۡهِ تُحۡشَرُوۡنَ ○ (سورۃ انفال، آیت 25)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور رسول کی آواز پر لبیک کہا کرو جب وہ تمہیں بلائے تا کہ وہ تمہیں زندہ کرے اور جان لو کہ اللہ انسان اور اس کے دل کے درمیان حائل ہوتا ہے اور یہ بھی جان لو کہ تم اسی کی طرف اکٹھے کئے جاؤ گے۔

قابل صد احترام صدر اجلاس اور معزز سامعین! خاکسار کی تقریر کا عنوان ہے۔ ''حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قبولیت دعا کے ایمان افروز واقعات اور دعاؤں کے تعلق سے حضور انور کی تحریکات ونصائح۔''

قُرآن مجید کی جو آیت خاکسار نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فرستادہ کی بعثت کی غرض روحانی طور پر مردہ لوگوں کو زندہ کرنا بتایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث رسول جن ذرائع سے اپنے ماننے والوں کو روحانی طور پر زندہ کرتا ہے اُن میں سے ایک اہم ذریعہ وہ دعائیں ہیں جو وہ اپنے ماننے والوں کے لئے کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُن کو شرف قبولیت بخش کر لوگوں کی روحانی زندگی کے سامان کرتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ما کانت النبوۃ قط الا تبعتها خلافۃ (کنزل العمال جلد 1) کہ جب بھی کوئی نبی دنیا میں مبعوث ہوتا ہے اُس کے بعد اُس کے کام کو جاری رکھنے کے لئے خلافت کا نظام جاری ہوتا ہے۔

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام کی وفات کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارات کے مطابق خلافت کا نظام جماعت احمدیہ میں قائم ہے اور مطیعان خلافت اُن تمام برکات سے مستفید ہو رہے ہیں جو خلافت سے اللہ تعالیٰ نے وابستہ کر رکھی ہیں۔ اور روحانی طور پر اُن زندہ لوگوں میں شامل ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد اب خلافت کے ذریعہ زندہ ہو رہے ہیں۔ قبولیت دعا کے ذریعہ جس طرح حضرت مسیح موعودؑ اپنے ماننے والوں کو روحانی طور پر زندہ کرتے رہے اُسی طرح آپؑ کے بعد آپ کی جانشینی میں ہر خلیفۂ وقت بھی زندہ کرتا رہا اور اب بھی یہ سلسلہ خلافت خامسہ میں اپنی پوری شان کے ساتھ جاری ہے۔

قبل اس کے کہ میں حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قبولیت دعا کے بعض واقعات آپ کی خدمت میں پیش کروں۔ دعا کی افادیت، اہمیت اور اس کی برکات کے تعلق سے حضرت مسیح موعودؑ کے بعض اقتباسات پیش کروں گا۔ کیونکہ اس زمانہ میں آپ ہی وہ واحد وجود ہیں جنہوں نے دعا کے تعلق سے ہر مضمون کو نہ صرف تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے بلکہ ہر احمدی کے دل میں اس مضمون کو اس رنگ میں راسخ کر دیا ہے کہ اب ہر احمدی کی زندگی صرف دعا ہے اور یہی وہ غذا ہے جس سے وہ اپنی روحانی زندگی کے سامان کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعو علیہ السلام فرماتے ہیں:

''دعا ایک زبردست طاقت ہے جس سے بڑے بڑے مشکل مقام حل ہو جاتے ہیں اور دشوار گزار منزلوں کو انسان بڑی آسانی سے طے کر لیتا ہے۔ کیونکہ دعا اُس فیض اور قوت کو جذب کرنے والی نالی ہے جو اللہ تعالیٰ سے آتا ہے۔ جو شخص کثرت سے دعاؤں میں لگا رہتا ہے وہ آخر اس فیض کو کھینچ لیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے تائید یافتہ ہو کر اپنے مقاصد کو پا لیتا ہے.... یقیناً سمجھو کہ دعا بڑی دولت ہے۔ جو شخص دعا کو نہیں چھوڑتا اُس کے دین اور دنیا پر آفت نہ آئے گی۔ وہ ایک ایسے قلعہ میں محفوظ ہے جس کے اردگرد مسلح سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں۔ لیکن جو

دعاؤں سے لاپرواہے وہ اُس شخص کی طرح ہے جو خود بے ہتھیار ہے اور اس پر کمزور بھی ہے اور پھر ایسے جنگل میں ہے جو درندوں اور موذی جانوروں سے بھرا ہوا ہے۔ وہ سمجھ سکتا ہے کہ اس کی خیر ہرگز نہیں ہے۔ ایک لمحے میں وہ موذی جانوروں کا شکار ہو جائے گا۔ اور اس کی ہڈی بوٹی نظر نہ آئے گی۔ اس لئے یاد رکھو کہ انسان کی بڑی سعادت اور اُس کی حفاظت کا اصل ذریعہ ہی یہی دعا ہے۔ یہی دعا اُس کے لئے پناہ ہے اگر وہ ہر وقت اُس میں لگا رہے۔''

(ملفوظات جلد نمبر 7 صفحہ 193-192۔ مطبوعہ لندن ایڈیشن 1984ء)

قبولیت دعا کی کیفیت بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''دعا کی ماہیت یہ ہے کہ ایک سعید بندہ اور اس کے ربّ میں ایک تعلق جاذبہ ہے۔ یعنی پہلے خدا تعالیٰ کی رحمانیت بندہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے پھر بندہ کے صدق کی کششوں سے خدا تعالیٰ اس سے نزدیک ہو جاتا ہے اور دعا کی حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچ کر اپنے خواص عجیبہ پیدا کرتا ہے۔ سو جس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف کامل یقین اور کامل امید اور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کے ساتھ جھکتا ہے اور نہایت درجہ کا بیدار ہو کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا فنا کے میدانوں میں آگے سے آگے نکل جاتا ہے پھر آگے کیا دیکھتا ہے کہ بارگاہ الوہیت ہے اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں۔ تب اس کی روح اُس آستانہ پر سر رکھ دیتی ہے اور قوت جذب میں جو اُس کے اندر رکھی گئی ہے وہ خدا تعالیٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ تب اللہ جلّ شانہٗ اس کام کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس دعا کا اثر ان تمام مبادی اسباب پر ڈالتا ہے جن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں جو اس مطلب کے حاصل ہونے کے لئے ضروری ہیں۔ مثلاً اگر بارش کے لئے دعا ہے تو بعد استجابت دعا کے وہ اسباب طبیعہ جو بارش کے لئے ضروری ہوتے ہیں اس دعا کے اثر سے پیدا کئے جاتے ہیں اور اگر قحط کے لئے بددعا ہے تو قادر مطلق مخالفانہ اسباب کو پیدا کر دیتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ بات اربابِ کشف اور کمال کے نزدیک بڑے بڑے تجارب سے ثابت ہو چکی ہے کہ کامل کی دعا میں ایک قوت تکوین پیدا ہو جاتی ہے یعنی باذنہٖ تعالیٰ وہ دعا عالم سفلی اور علوی میں تصرف کرتی ہے اور عناصر اور اجرام فلکی اور انسانوں کے دلوں کو اُس طرف لے آتی ہے جو طرف مؤید مطلوب ہے۔''

(برکات الدعا۔ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 10-9)

سامعین کرام! اب خاکسار حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قبولیت دعا کے بے شمار واقعات میں سے صرف چند ایک واقعات وقت کی رعایت سے پیش کرے گا۔

(1) خلافتِ احمدیہ ایسی نعمت ہے جو جہاں تشنہ روحوں کو سیراب کرتی ہے وہاں بنجر زمینوں کی آبیاری کے سامان بھی کرتی ہے۔ جلسہ سالانہ 2012ء کی دوسرے دن کی تقریر کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے براعظم افریقہ میں ظاہر ہونے والے صدہا نشانات میں سے ایک نشان کا ذکر اس طرح فرمایا:

''امیر صاحب مالی لکھتے ہیں کہ گزشتہ سال بہت کم بارش ہوئی جس کی وجہ سے شدید مشکلات تھیں۔ انہوں نے مجھے بھی دعا کے لیے لکھا تو میں نے ان کو کہا تھا کہ نماز استسقاء پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ ہمارے ایک معلم بیان کرتے ہیں کہ ایک سکول ٹیچر محمد طورے صاحب ان کے پاس آئے اور بتایا کہ وہ باقاعدگی سے ریڈیو احمدیہ سنتے تھے لیکن جماعت سے کوئی رابطہ نہیں تھا۔ ایک دن سنا کہ جماعت کے خلیفہ نے اس علاقے کے لیے بارش کی خصوصی دعا کی ہے۔ پھر اس نے سنا کہ مالی جماعت کا امیر ان کے علاقے میں آرہا ہے تو دل میں خیال پیدا ہوا کہ وہ خود جاکر اسے ملے۔ چنانچہ فراکو (Farako) گاؤں جہاں پروگرام تھا وہ وہاں پہنچ گیا۔ وہاں بھی اس نے امیر سے سنا کہ اس علاقے میں بارشوں کے لیے خلیفۃ المسیح نے دعا کی ہے اور پھر خصوصی نماز پڑھائی۔ اس نے اپنے دل میں رکھ لیا کہ اگر اس سال غیر معمولی بارش ہوتی ہے تو صرف دعا کا نتیجہ ہوگی۔ کیونکہ کئی سال سے اچھی بارشیں نہیں ہوئی تھیں۔ جب بارش کا موسم آیا تو اس نے دیکھا کہ ہر دوسرے تیسرے دن بہت بارش ہو جاتی ہے۔ وہ اس چیز کا گواہ ہے کہ گزشتہ دس سالوں سے ایسی بارشیں نہیں ہوئیں۔ آج وہ اس لیے آیا ہے کہ احمدیت میں داخل ہو کیونکہ خدا خلیفہ کے ساتھ ہے۔ الحمدللہ۔

اب اس گاؤں میں کثرت سے لوگ بیعت کر رہے ہیں۔''

(الفضل انٹرنیشنل 3/اگست 2018ء صفحہ 18)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال ریویو آف ریلیجنز کی طرف سے منعقدہ God Summit کے موقعہ پر اپنے خصوصی پیغام میں بعض واقعات کا ذکر فرمایا۔ ان میں سے چند ایک کا ذکر کرتا ہوں۔

(2) حضور نے فرمایا آئیوری کوسٹ کا ایک واقعہ ہمارے معلم نے لکھا۔ ایک مخلص احمدی ہیں وہاں عبداللہ صاحب ان کے بارے میں لکھا کہ میرے بھائی کو اس طرح پولیس پکڑ کر لے گئی ہے اور عدالت نے اس کو نشہ بیچنے کے جرم میں بیس سال قید کی سزا سنا دی۔ کہتے ہیں میں بڑا پریشان تھا کہ میرے بھائی کو اس طرح پولیس پکڑ کے لے گئی ہے۔ مجرم نہیں ہے۔ کہتے ہیں اس پریشانی کی حالت میں انہوں نے مجھے یہاں لندن میں خط لکھا۔ کہتے ہیں خلیفۃ المسیح کو میں نے خط لکھا دعا کے لیے اور خود بھی اپنے بھائی کی رہائی کے لیے دعا شروع کر دی۔ کہتے ہیں لیکن اس کے باوجود رہائی کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی تھی۔ کہتے ہیں ایک دن خواب میں میں نے دیکھا، مجھے لکھ رہے ہیں وہ کہ خلیفۃ المسیح کو دیکھا، آپ کو دیکھا اور آپ نے فرمایا کہ پریشان نہ ہو اور صبر کرو تمہارا بھائی جلدی رہا ہو جائے گا۔ صبح جب میں اٹھا تو مجھے بڑی تسلی تھی اور یقین تھا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ، اللہ کوئی معجزہ دکھائے گا اور میرا بھائی رہا ہو کے آجائے گا لیکن بھائی نے کیا رہا ہونا تھا الٹا کچھ دن کے بعد ان کی والدہ کی طبیعت خراب ہو گئی۔ ان کو شہر کے بڑے ہسپتال میں لے جانا پڑا اور وہاں انہوں نے داخل کر لیا۔ کہتے ہیں میں بڑا پریشان کہ پہلے ایک مصیبت تھی اب دوسری مشکل بھی آ گئی۔ والدہ بیمار ہو گئی ہیں، بڑی کرب کی حالت تھی، بڑی بے بسی کی حالت تھی، بہت پریشان تھا کہ مسائل بڑھتے جا رہے ہیں۔ پھر میں نے دعا کی تو کہتے ہیں رات کو سویا تو پھر انہوں نے مجھے خواب میں دیکھا اور میں نے ان کو کہا کہ اٹھو اور جا کے دروازہ کھولو۔ کہتے ہیں میں بیدار ہو گیا۔ ایک دم میں جاگا، آنکھ کھلی میری تو دیکھا دروازے پر کوئی knock کر رہا تھا۔ جا کے میں نے دروازہ کھولا تو کہتے ہیں وہاں میرا بڑا بھائی موجود تھا۔ اس نے کہا کہ پولیس نے مجھے آج رہا کر دیا ہے اور کہتے ہیں یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل سے دعاؤں کی برکت کا معجزہ ہے اور خلیفہ وقت سے تعلق کا معجزہ ہے۔

(سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل 24 تا 30 مئی 2022ء صفحہ: 10)

(3) پھر گیمبیا کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:

ایک دوست ہیں عمر صاحب انہوں نے 2017ء میں فیملی کے ساتھ بیعت کی تھی۔ ان کی بیوی کو یوٹرس (uterus) کا کینسر، رحم کا کینسر تھا۔ سات سال قبل بچے کی پیدائش ہوئی تھی اور اس کے بعد کینسر ہو گیا۔ ڈاکٹروں نے کہہ دیا کہ اس کا کوئی علاج نہیں اور تمہاری اولاد پیدا ہونا ممکن ہی نہیں ہے۔ ان کی بیوی اس وجہ سے بڑی پریشان رہتی تھی۔ ایک بیماری بھی ہے اولاد بھی نہیں اور ہو سکتی۔ زندگی موت کا سوال ہے۔ پتہ نہیں زندگی رہتی ہے کہ نہیں۔ چھوٹا بچہ ہے اس کی بھی خوشیاں دیکھیں گی کہ نہیں۔ بہرحال بیعت کرنے کے بعد کہتے ہیں ان کی بیوی نے ایک لیف لیٹ لیا اس پر تصویر میری تھی۔ کہتی ہیں وہ تصویر دیکھ کر پتہ نہیں میرے دل میں خیال پیدا ہوا اور سکون پیدا ہوا تو میں دعا بھی کرتی رہی اور اللہ تعالیٰ سے مزید تسکین کی دعا مانگتی رہی۔ پھر انہوں نے مجھے

128 واں جلسہ سالانہ قادیان۔ 2023ء

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 128 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مؤرخہ 29، 30 اور 31 /دسمبر 2023ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور اس کے بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

خط لکھا اور اپنی دعا کی درخواست کے ساتھ بیماری اور اولاد کی خواہش کا بھی ذکر کیا۔ اللہ کا فضل ایسا ہوا کہ کچھ دیر کے بعد وہ حاملہ ہو گئیں اور جب ڈاکٹروں اور نرسوں نے چیک کیا تو حیران تھے۔ وہ ان کو کہہ رہے تھے کہ ہم نے تو جواب دے دیا تھا اور یہ میڈیکلی ممکن نہیں تھا کہ اب اس عورت کا بچہ پیدا ہو۔ پھر جب انہوں نے pregnancy ٹیسٹ کے بعد دوبارہ کینسر کا ٹیسٹ کیا اور دیکھا تو وہ بھی بالکل نیگیٹو (negative) آیا۔ اس پر ڈاکٹر بڑے حیران تھے۔ ڈاکٹر نے اس نومبائع خاتون سے پوچھا تم نے کون سی دوائی استعمال کی ہے کہ جس سے یہ کینسر بھی ختم ہو گیا اور تمہاری یہ مشکل اور اس طرح کی تکلیف دور ہو گئی جس پر میڈیکلی تو ہمیں یقین تھا کہ نہیں ہو سکتی۔ کہنے لگی میں نے کوئی دوا نہیں استعمال کی۔ مَیں نے تو خلیفہ وقت کو دعا کے لیے لکھا تھا اور خود بھی دعا کر رہی تھی اور یہ دعا کی برکتیں ہیں اور یہی میرا علاج ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اس کی وجہ سے فضل فرمایا ہے۔

(سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل 24 تا 30 مئی 2022ء صفحہ:11)

(4) حضور فرماتے ہیں: مالدا صوبہ بنگال انڈیا کے ایک **معلم** صاحب ہیں ان کے گردے خراب ہو گئے۔ یہ 2005ء کی بات ہے۔ اور ڈاکٹروں نے علاج کرنے کی کوشش کی۔ کوئی صورت پیدا نہیں ہو رہی تھی۔ ڈاکٹروں نے جواب دے دیا کہ اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ 2005ء میں جب مَیں قادیان گیا ہوں تو وہاں ان کی فیملی ملاقات تھی انہوں نے اپنی بیماری کا ذکر کیا۔ معلم صاحب نے دعا کی درخواست کی اور اس کے کچھ عرصہ کے بعد وہ دوبارہ چیک اپ کرانے ہسپتال گئے تو ڈاکٹر حیران رہ گئے کہ گردے غیر معمولی طور پر ٹھیک ہو گئے ہیں اور اللہ کے فضل سے اس کے بعد وہ بالکل صحت یاب ہیں۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے دعا کے بارے میں کہ

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے

(سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل 24 تا 30 مئی 2022ء صفحہ:11)

حضور انور کے قبولیت دعا کے بعض واقعات جو خاکسار کو وکالت تبشیر لندن سے بذریعہ وکالت تعمیل وتنفیذ (برائے بھارت، نیپال ، بھوٹان) موصول ہوئے ہیں۔ اُن میں سے چند پیش کرتا ہوں:

(موصول از وکالت تبشیر لندن بذریعہ خط T-9313-19R/14-9-22
بحوالہ WTT-46797/25-9-22)

(5) **مبلغ انچارج صاحب ضلع 'چندر پور' مہاراشٹرا لکھتے ہیں کہ:۔**

جماعت احمدیہ 'بلار پور' کے ایک مخلص نوجوان منور علی صاحب جو کہ انجینئر ہیں کئی دنوں سے نوکری کے لئے مختلف کمپنیوں میں انٹرویو وغیرہ دے رہے تھے مگر کہیں بھی کامیابی نہیں مل رہی تھی۔ اسی دوران حضور نے مسجد بیت الفتوح کی renovation کیلئے تحریک فرمائی انہوں نے ایک بھاری رقم وعدہ کے طور پر لکھوادی حالانکہ ان کے پاس نوکری بھی نہیں تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ حضور انور کی خدمت میں دعا کیلئے بھی لکھتے رہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے خدا پر یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ ضرور مدد فرمائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور انہیں قطر میں نوکری مل گئی اور جتنی رقم کا وعدہ لکھوایا تھا اتنی ہی رقم تنخواہ کے طور پر مقرر ہوئی۔

(6) **امیر صاحب برکینا فاسو لکھتے ہیں:**

جیالو عبدالرحمان صاحب افسر جلسہ سالانہ برکینا فاسو کی امسال مارچ میں حضور انور سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے درخواست کی کہ ہمارا جلسہ منعقد ہونے والا ہے لیکن وہاں شدید گرمی ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا 'اچھا آپ کیا چاہتے ہیں کہ بارش ہو جائے؟' اس پر انہوں نے عرض کیا کہ جی حضور! اس پر حضور نے فرمایا 'اچھا'۔ چنانچہ جب جلسہ منعقد ہوا تو پہلے روز 42 ڈگری درجہ حرارت تھا۔ لیکن عصر کے بعد موسم خوشگوار ہوا اور ہلکی سی پھوار بھی پڑی۔ پھر رات آٹھ بجے کے قریب موسلا دھار بارش شروع ہو گئی اور رات گیارہ بجے کے بعد بارش تھم گئی اور ہوا چلنے سے تمام جگہ خشک ہونا شروع ہو گئی اور صبح پروگرام کے مطابق تہجد ادا کی گئی۔ خاکسار کو بیس سال سے زائد عرصہ ہو گیا ہے اور جماعت کے قدیمی احباب سے بھی پوچھا سب نے بتایا کہ کبھی بھی جلسہ میں بارش نہیں ہوئی اور اس مہینے میں اس طرح بارش کا ہونا انتہائی غیر معمولی واقعہ تھا۔ پھر افسر صاحب جلسہ سالانہ نے تمام حاضرین کو حضور سے ملاقات اور جلسہ میں بارش کی درخواست کا بتایا تو کیفیت ہی مختلف ہو گئی سب کے دل قبولیت دعا اور خلافت احمدیت سے محبت واخلاص سے بھر گئے اور فضا دیر تک نعرہ

ہائے تکبیر سے گونجتی رہی۔

(7) کانگو برازاویل میں شہر پوائنٹ نوار کے مبلغ لکھتے ہیں:

کانگو برازاویل کے شہر پوائنٹ نوار میں 2015ء میں احمدیہ مشن کے قیام کے بعد ایک دن بازار میں پاکستانی دوست محمد اقبال صاحب سے ملاقات ہوئی۔ پہلے تو بہت خوشی سے ملے اور فون نمبر بھی لیا۔ لیکن جب میں نے اپنے احمدی ہونے کا بتایا تو اچانک رویہ میں تبدیلی آ گئی۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ خاکسار جب بھی رابطہ کر کے مشن ہاؤس آنے کی دعوت دیتا تو کوئی نہ کوئی عذر کر دیتے۔ 2017ء میں اچانک انکی ملازمت ختم ہوگئی اور اچھی خاصی بڑی رقم بھی پھنس گئی۔ ساتھ ہی پاسپورٹ بھی ختم ہوگیا۔ وہ بہت ہی پریشان ہوئے اور ہر جگہ کوشش کی مگر کوئی حل نہ نکل سکا۔

پھر جنوری 2018ء میں ایک دن اچانک انتہائی پریشانی میں انکا فون آیا کہ میں آپ سے ملنے مشن ہاؤس آنا چاہتا ہوں۔ یہاں پہنچ کر اپنی پریشانی کا اظہار کیا اور کہا کہ آپ مجھے پاسپورٹ بنوا دیں۔ کہنے لگے کہ مجھے سب نے یہی کہا ہے کہ جماعت احمدیہ ہی تمہاری مدد کرسکتی ہے۔

چنانچہ ان کا آن لائن پاسپورٹ اپلائی کیا گیا تو چند دنوں میں ان کا پاسپورٹ بن کر آ گیا۔ پاسپورٹ کا بننا تھا کہ انکی طبیعت میں جماعت کے لیئے نرمی آنے لگی۔ وہ اکثر مشن ہاؤس آنے لگے اور کھانا بھی ساتھ کھانے لگے۔ پھر جلسہ سالانہ کانگو 2018ء میں بھی شریک ہوئے۔ چونکہ انکی ملازمت ختم ہوگئی تھی اور ایک بڑی رقم بھی پھنس گئی تھی۔ جس کے حصول کی کوئی صورت نہیں نکلتی تھی۔ اسی تگ ودو میں 15 مہینے گزر گئے۔ اور انکی پریشانی تھی کہ بڑھتی جاتی تھی۔

ایک دن مشن ہاؤس میں بیٹھے ہوئے بہت ہی رنجیدہ ہوگئے اور کہنے لگے کہ آپ اپنی جماعت کے خلیفہ صاحب کو میری طرف سے دعائیہ خط لکھیں۔ اور بار بار اصرار کرنے لگے۔ میں نے کہا کہ ہم ابھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعائیہ خط لکھ لیتے ہیں مگر یاد رکھیں کہ آپ احمدی ہوں یا نہ ہوں مگر اس دعا کا قبول ہونا آپ کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے احمدیت کی صداقت کا نشان ہوگا کیونکہ آپ کو اپنی رقم ملنے کی ذرہ بھی امید نہیں۔ چنانچہ اُسی رات دعائیہ خط فیکس کر دیا اور انتظار کرنے لگا کہ اللہ تعالیٰ جلد اپنا فضل فرمائے۔

خدا تعالیٰ بھی بہت شان والا ہے اور اسے بھی اپنے خلیفہ سے شدید محبت ہے۔ خدا تعالیٰ کا فضل ہوا اور آخر چار دن بعد وہ مسکراتے ہوئے مشن ہاؤس آئے اور کہنے لگے کہ جس رات کو ہم نے خلیفہ صاحب کو خط فیکس کیا تھا، اس سے اگلے دن ہی مجھے دفتر سے کال آ گئی تھی کہ آپ آ جائیں اور پھر سے ملازمت کریں اور انہوں نے رقم ملنے کی بھی یقین دہانی کروائی ہے۔

میں نے الحمدللہ پڑھا اور کہا کہ دیکھیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور پیارے خلیفہ کی دعاؤں سے آپ کے لئے احمدیت کی صداقت کا کیسا معجزہ دکھایا ہے۔ موصوف احمدیت کے کافی قریب آ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ہدایت کے سامان پیدا فرمائے۔ آمین

(وکالت تبشیر لندن)

8۔ جرمنی سے ابرار احمد صاحب تحریر کرتے ہیں:

میں نے جرمنی آنے کے بعد Burgerking (فاسٹ فوڈ ریسٹورنٹ) میں کام شروع کر دیا ایک دن انہوں نے بلیٹین میں حضور انور کا ارشاد پڑھا کہ **"ایسے افراد جو سور کے گوشت اور الکحل والی جگہ پر کام کرتے ہیں ان سے چندہ نہیں لینا"**

یہ تحریر کرتے ہیں کہ حضور انور کا یہ ارشاد پڑھا تو ہوش اڑ گئے۔ ساری رات بے قراری اور نفل پڑھ کر گزاری کہ اے اللہ تو میری حالت کو جانتا ہے اسی دوران حضور انور کو بھی دعا کے لئے خطوط باقاعدگی سے لکھتا رہا۔ یہ سوچتا رہا کہ اس چھوٹے شہر میں اور کون مجھے کام دے گا؟ اور اسی دوران جماعت کے لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ ہمیں وصیت کا کہتا ہے اب اپنی وصیت کیسے بچائے گا۔

اسی دوران حضور انور کی طرف سے خط کا جواب موصول ہوا جس میں حضور انور نے فرمایا **"کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور بابرکت کام دے گا۔ دعا بہت کریں"**

لہٰذا فوراً اٹھا اور کام والوں کو کام سے جواب دے دیا اور کہا کہ یہ میرا آخری دن ہے۔ کام والوں نے ڈرایا کہ پیسے نہیں ملیں گے، بہت مشکل ہوگی لیکن میں وہاں سے اپنا استعفیٰ دے کر واپس گھر آ گیا۔ گھر

آ کر اپنا لیٹر بکس کھولا تو POST کے محکمہ کی طرف سے خط آیا ہوا تھا کہ کل سے کام پر آ جاؤ۔ فوراً سر خدا کے حضور جھک گیا کہ ایک دن پہلے کام ختم ہوا اور اگلے دن نیا کام مل گیا۔ اب اللہ تعالیٰ نے گاڑی بھی دے دی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بطور سیکرٹری وصایا نئی وصایا کا ٹارگٹ بھی مکمل کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ۔

سامعین حضرات! یہ واقعات سن کر حضرت مسیح موعودؑ کے الفاظ میں یہی صدا دل سے نکلتی ہے کہ:

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اُس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو! زورِ دعا دیکھو تو

جماعتِ احمدیہ بفضلہٖ تعالیٰ دنیا میں واحد جماعت ہے جسے ماں باپ سے زیادہ بڑھ کر درد رکھنے والا اور دعائیں کرنے والا وجود حاصل ہے۔ جب رات کو سب سو جاتے ہیں تو وہ جاگتا ہے تمام عالم میں بسنے والے انسانوں کے لیے اپنے رب کے حضور مناجات کرتا ہے۔ اپنے تو اپنے غیر بھی اس بات کو محسوس کیے بغیر نہیں رہتے۔

سامعین کرام! اب خاکسار حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے دعا کے بارے میں تحریکات اور نصائح کے حوالہ سے بعض اقتباسات پیش کرے گا۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 21/مئی 2004ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''یاد رکھیں کہ وہ سچے وعدوں والا خدا ہے۔ وہ آج بھی اپنے پیارے مسیح کی اس پیاری جماعت پر ہاتھ رکھے ہوئے ہے۔ وہ ہمیں کبھی نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا۔ وہ آج بھی اپنے مسیح سے کیے ہوئے وعدوں کو اسی طرح پورا کر رہا ہے جس طرح وہ پہلی خلافتوں میں کرتا رہا ہے۔ وہ آج بھی اسی طرح اپنی رحمتوں اور فضلوں سے نواز رہا ہے۔ جس طرح پہلے وہ نوازتا رہا ہے اور انشاء اللہ نوازتا رہے گا...... پس دعائیں کرتے ہوئے اور اس کی طرف جھکتے ہوئے اور اس کا فضل مانگتے ہوئے ہمیشہ اس کے آستانہ پر پڑے رہیں اور اس مضبوط کڑے کو ہاتھ ڈالے رکھیں تو پھر کوئی بھی آپ کا بال بھی بیکا نہیں کرسکتا۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 21/مئی 2004ء، مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 4/جون 2004ء صفحہ 9)

حضور انور فرماتے ہیں:

''جہاں جہاں بھی احمدی ظلم کا نشانہ بن رہے ہیں وہ یاد رکھیں کہ یہ شیطان کے ساتھ آخری جنگ ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر آپ اس فوج میں داخل ہوئے ہیں جو اس زمانے کے امام نے بنائی۔ اس لئے اپنے ایمانوں کو مضبوط کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ سے ثبات قدم اور استقامت مانگتے ہوئے ہمیشہ اور ہر وقت صبر اور حوصلے کا مظاہرہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کے آگے مزید جھکیں۔ آخری فتح انشاء اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی ہی ہے۔ جیسا کہ آپؑ نے فرمایا ہے کہ ان شیطانی اور طاغوتی قوتوں کو شکست دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم فرمایا ہے۔ لیکن ایک بات ہمیں ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ بیرونی شیطان کو شکست دینے کے لئے جو اندرونی شیطان ہے اس کو بھی زیر کرنا ہوگا۔ کیونکہ ہماری فتح مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ جڑنے کی وجہ سے ظاہری اسباب سے نہیں ہونی بلکہ دعاؤں سے ہونی ہے اور دعاؤں کی قبولیت کے لئے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق چلنے والا بنانے کی ضرورت ہے اور اس کے لئے نفس کا جہاد بھی بہت ضروری ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 06/مارچ 2009ء)

حضور انور فرماتے ہیں:

''جب خدا تعالیٰ اپنے بندے کے اس قدر نزدیک ہو جائے کہ وہ اور بندہ ایک دوسرے میں جذب ہو جائیں۔ پھر جب بندہ دعا کرتا ہے تو ایسی حالت میں کی گئی دعا ایسے ایسے عجیب معجزے دکھاتی ہے جو ایک آدمی کے تصور میں بھی نہیں آسکتے۔ پس یہ حالت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا

ہے۔ عام دنیا میں بھی مشاہدہ کر کے دیکھ لیں کہ جب تکلیف کے وقت خالص ہو کر کوئی اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتا ہے تو اس وقت کیونکہ دنیا کی ہر چیز سے بے رغبتی ہوتی ہے، دنیا کی طرف کوئی توجہ نہیں ہوتی، مشکل میں پھنسا ہوتا ہے، مصیبت میں گرفتار ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف ہی جھک رہا ہوتا ہے، صرف اور صرف اللہ کی ذات سامنے ہوتی ہے، تکلیفوں نے اس شخص کے اندر ایک کیفیت پیدا کی ہوتی ہے۔ اس لئے اکثر لوگ جو ایسی حالت میں دعائیں کر رہے ہوتے ہیں وہ قبولیت دعا کا مشاہدہ بھی کرتے ہیں۔

پس اگر انسان اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کو ہر وقت سامنے رکھتے ہوئے اس کے قریب تر ہونے کی کوشش کرتا رہے، ایک کام ہونے کے بعد، ایک تکلیف دور ہونے کے بعد اس کے قریب ہونے کی کوشش کو ترک نہ کر دے تو پھر مستقل اللہ تعالیٰ استجابت دعا کے نظارے دکھاتا ہے، قبولیت دعا کے نظارے دکھاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی عنایات کو ہر وقت اپنے اوپر برستا رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تر رہنے کی کوشش کی جائے۔ پھر ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ تمام تر دنیاوی اسباب کو اور دنیا کی جو بھی چیزیں ہیں ان کو اس بندے کی دعا مانگنے کی صورت میں اس کی ضروریات پوری کرنے کے کام میں لگا دیتا ہے۔ تمام زمینی اور آسمانی ذرائع اپنے بندے کی مدد کے لئے کھڑے کر دیتا ہے۔ کبھی اللہ تعالیٰ بندے کی دعا قبول کرتے ہوئے بادلوں سے بارش برساتا ہے تو کبھی دشمن کے حق میں اپنے بندے کی بددعا سنتے ہوئے قحط اور آفات کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ پس یہ حالت جو ایک مومن کے دل میں قبولیت دعا کے لئے پیدا ہونی چاہئے، یہی وہ حالت ہے جو ہر احمدی کو اپنے دل میں پیدا کرنی چاہئے۔'' (خطبہ جمعہ 22 ستمبر 2006ء)

حضور انور فرماتے ہیں:

''آج ہم نے نہ صرف اپنی بقا کے لئے، اپنی ذات کی بقا کے لئے، اپنے خاندان کی بقا کے لئے، جماعت احمدیہ کی ترقیات کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دینی ہے بلکہ امت مسلمہ اور اس سے بھی آگے بڑھ کر پوری انسانیت کی بقا کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ کرنی ہے جس کی آج بہت ضرورت ہے۔ پس ہر احمدی کو ان دنوں میں (ان دنوں سے میری مراد ہے ہمیشہ ہی) اور آج کل خاص طور پر جب حالات بڑے بگڑ رہے ہیں، بہت زیادہ اپنے رب کے حضور جھک کر دعائیں کرنی چاہئیں۔ مضطر کی طرح اسے پکاریں۔ بے قرار ہو کر اسے پکاریں۔ آج امت مسلمہ جس دور سے گزر رہی ہے اور مسلمان ممالک جن پریشانیوں میں مبتلا ہیں اس کا حل سوائے دعا کے اور کچھ نہیں۔ اور دعا کے اس محفوظ قلعے میں جس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذکر فرمایا آج احمدی کے سوا اور کوئی نہیں۔ پس امت مسلمہ کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اندرونی اور بیرونی فتنوں سے نجات دے۔ ان کو اس پیغام کو سمجھنے کی توفیق دے جو آج سے چودہ سو سال پہلے آنحضرت ﷺ نے مسلم امت کو دیا تھا۔ یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس دنیا سے ظلم ختم کرے۔ انسان اپنے پیدا کرنے والے خدا کی طرف رجوع کرے۔ اسے پہچان کر اپنی ضدوں اور اناؤں کے جال سے باہر نکلے۔ خدا تعالیٰ کی ناراضگی اور غضب کو آواز نہ دے بلکہ اس کی طرف جھکے۔ اللہ تعالیٰ کے اس پیغام کو سمجھنے والا ہو، اس بات کو سمجھنے والا ہو کہ میری طرف آؤ، خالص ہو کر مجھے پکارو تاکہ میں تمہاری دعاؤں کو سن کر اس دنیا کو جس کو تم سب کچھ سمجھتے ہو، جو کہ حقیقت میں عارضی اور چند روزہ ہے، تمہارے لئے امن کا گہوارہ بنا دوں تاکہ پھر نیک اعمال کی وجہ سے تم لوگ میری دائمی جنت کے وارث بنو۔

.....پھر جیسا کہ مَیں نے کہا اس دنیا کے لئے، انسانیت کے لئے بھی دعا کریں۔ دنیا بڑی تیزی سے اپنی اناؤں اور ضدوں کی وجہ سے تباہی کے گڑھے کی طرف جا رہی ہے۔ اپنے خدا کو بھلا چکی ہے اور نتیجۃً اللہ تعالیٰ کے غضب کو آواز دے رہی ہے۔ ظلم اتنا بڑھ چکا ہے کہ اسے انصاف کا نام دیا جا رہا ہے، اللہ ہی ان لوگوں پر رحم کرے۔

پہلے بھی مَیں نے کہا ہے اپنے لئے بھی اور جماعت کے لئے بھی بہت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ احمدیت کے مخالفین اور دشمنوں کو ناکام و نامراد کر دے۔ جیسا کہ ہمیشہ سے الٰہی جماعتوں سے ہوتا آیا ہے کہ مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، یہ تو چلتا چلا جائے گا اور یہ ہوتا رہا ہے تبھی ترقیات بھی ہوتی ہیں۔ یہ بھی ایک سچائی کی دلیل ہے کہ جب دلیل دوسرے کے پاس نہ ہو تو پھر وہ سختیاں کرتا ہے۔ تو ان مخالفتوں سے نہ تو احمدی

ڈرتے ہیں اور نہ انشاء اللہ ڈریں گے۔ یہی چیز ایمان میں ترقی اور جماعت کی ترقی کا باعث بنتی ہے اور یہ مخالفتیں ہمیشہ کھاد کا کام دیتی ہیں لیکن اس مخالفت کی وجہ سے مخالفین کا جو بدانجام ہونا ہے، انسانی ہمدردی کے ناطے ہم ایسے لوگوں کے لئے بھی دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے اور یہ اپنے بدانجام سے پہلے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے اس سے بچ سکیں۔ اور اپنے لئے بھی یہ دعا کرنی چاہئے کہ ہماری کوتاہیوں اور غلطیوں کی وجہ سے ہم اللہ تعالیٰ کے ان انعاموں سے محروم نہ رہ جائیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے مقدر فرمائے ہوئے ہیں۔ دشمن کا ہر شر اور ہر کوشش ہمارے ایمان میں ترقی اور خیر کے سامان لانے والی ہو۔ ہم میں سے ہر ایک استقامت دکھانے والا ہو۔ ہماری نیک تمنائیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے قبولیت کا درجہ پانے والی ہوں اور اس کی وجہ سے ہم اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی تمام ان نیک صفات کی پناہ میں لے لے جن کا ہمیں علم ہے یا نہیں اور اپنی مخلوق کے ہر شر سے ہمیں بچائے۔ آمین'' (خطبہ جمعہ 11 اگست 2006ء)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

دعائیہ سیٹ:

محترم میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب آف قادیان کی مرتب کردہ کتاب ''دعائیہ سیٹ''، نماز مترجم اور نماز کے متعلق دیگر مسائل، قرآن مجید، احادیث اور حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب دینی مسائل جاننے اور دعاؤں کے لحاظ سے بہت مفید و مشہور ہے جو 1918 سے متعدد بار شائع ہو چکی ہے۔ یہ کافی عرصہ سے نایاب تھی۔ فی الوقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت پر نظارت نشر و اشاعت قادیان اسے مکرم فخر الحق شمس صاحب کی ذمہ داری پر شائع کر رہی ہے۔ کل صفحات: 302

(نظارت نشر و اشاعت قادیان)

100 سال قبل مئی 1923ء

❁ روزے استقلال سکھاتے ہیں:

8 مئی 1923ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ جمعہ میں فرمایا: ''روزے سبق ہیں کہ انسان کو استقلال سیکھنا چاہئے۔ ناغوں سے مشق کم ہو جاتی ہے۔ وہ طلباء جو ناغے کرتے ہیں گر جاتے ہیں اور باقاعدہ اسکول میں آنے والے بڑھ جاتے ہیں۔ یہی حال عبادات کا ہے۔ جو شخص نماز میں ناغہ کرتا ہے وہ اپنا پچھلا کیا ہوا ضائع کر دیتا ہے۔ صدقہ وخیرات میں ناغہ کرنے والا اپنے کام کو ضائع کرتا ہے۔ وقفہ کے معنے ہیں پہلے کام کو ضائع کر دینا۔ اس لئے مؤمن کو اپنے کام میں ناغہ نہیں ہونے دینا چاہئے۔ کیونکہ بعض ناغے کرنا کام کو خراب کرنا ہوتا ہے۔ رمضان کا تجربہ بتاتا ہے کہ خوراک میں صرف وقت کی تبدیلی سے کتنا فرق پڑ جاتا ہے۔ اگر روٹی کا وقت بدلنے سے فرق پڑتا ہے تو روٹی کے ترک سے کتنا نقصان ہے۔ یہ سبق ہے جس پر عمل کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو استقلال دے۔ آمین۔ (الفضل: 31 مئی 1931ء صفحہ: 9)

❁ قادیان دارالامان میں عید الفطر:

16 مئی 1923ء کو حضرت حافظ روشن علی صاحب نے قرآن کریم کا درس ختم فرمایا۔ آخری تین سورتوں کی تفسیر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے بیان فرمائی۔ اس کے بعد اسلام اور خدام اسلام کیلئے 4 منٹ تک دعا کی۔ دارالامان میں 18 مئی کو عید الفطر ہوئی۔ (الفضل: 21 مئی 1931ء صفحہ: 1)

Sk.AbdulRahim(SUNGRA)

Ghanimat Bibi - 9090900923

Pappu Cloth Store

Mobile No. 9438290211

SALEHPUR - CUTTACK - ODISHA

اسلام کی اہمیت وعظمت (10)

(از ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(مرسلہ: عبدالمؤمن راشد، نائب صدر اوّل مجلس انصار اللہ بھارت)

اسلام کا خدا:

’’ایک اور بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اس جگہ لف ونشر مرتب ہے۔ اول اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ اللہ مستجمع جمیع صفات کاملہ۔ ہر ایک خوبی کو اپنے اندر رکھنے والا اور ہر ایک عیب اور نقص سے منزّہ ہے۔ دوم رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ سوم اَلرَّحْمٰنِ۔ چہارم اَلرَّحِيْمِ۔ پنجم مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اب اس کے بعد جو درخواستیں ہیں وہ ان پانچوں کے ماتحت ہیں۔ اب سلسلہ یوُں شروع ہوتا ہے۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ یہ فقرہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کے مقابل ہے۔ یعنی اے اللہ تو جو ساری صفاتِ حمیدہ کا جامع ہے اور تمام بدیوں سے منزہ ہے۔ تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ مسلمان اس خدا کو جانتا ہے، جس میں وہ تمام خوبیاں جو انسانی ذہن میں آسکتی ہیں موجود ہیں اور اس سے بالاتر اور ارفع ہے کیونکہ یہ سچی بات ہے کہ انسانی عقل اور فکر اور ذہن خدا تعالیٰ کی ذات کا احاطہ ہر گز ہر گز نہیں کر سکتے۔ ہاں تو مُسلمان ایسے کامل الصفات خدا کو مانتا ہے کہ تمام قومیں مجلسوں میں اپنے خدا کا ذکر کرتے ہوئے شرمندہ ہو جاتی ہیں اور اُنہیں شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد:1 صفحہ:129۔ ایڈیشن 2003)

حضرت اقدسؑ: ’’ہم جس خدا کو مانتے ہیں۔ اس کی عبادت اور پرستش کے لئے نہ تو ان مشقتوں اور نہ ہی ان ریاضتوں کی ضرورت ہے اور نہ کسی مورتی کی حاجت ہے۔ اور ہمارے مذہب میں خدا تعالیٰ کو حاصل کرنے اور اس کے قدرت نمائیوں کے نظارے دیکھنے کے لئے ایسی تکالیف کے برداشت کرنے کی کچھ بھی حاجت نہیں، بلکہ وہ اپنے سچے پریمی بھگتوں کو آسان طریق سے جو ہم نے خود تجربہ کر کے دیکھ لیا ہے، بہت جلد ملتا ہے۔ انسان اگر اس کی طرف ایک قدم اٹھاتا ہے، تو وہ دو قدم آگے اٹھاتا ہے۔ انسان اگر تیز چلتا ہے تو دوڑ کر اس کے ہردے (دل) میں پرکاش کرتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد:1 صفحہ:211۔ ایڈیشن 2003)

’’اس زمانہ میں مذہب کے نام سے بڑی نفرت ظاہر کی جاتی ہے اور مذہب حقہ کی طرف آنا، تو گویا موت کے منہ میں جانا ہے۔ مذہب حق وہ ہے جس پر باطنی شریعت بھی شہادت دے اُٹھے۔ مثلاً ہم اسلام کے اصول توحید کو پیش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہی حقانی تعلیم ہے کیونکہ انسان کی فطرت میں توحید کی تعلیم ہے اور نظارہ قدرت بھی اس پر شہادت دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے مخلوق کو متفرق پیدا کر کے وحدت ہی کی طرف کھینچا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وحدت ہی منظور تھی۔ پانی کا ایک قطرہ اگر چھوڑیں۔ تو وہ گول ہو گا۔ چاند، سورج سب اجرام فلکی گول ہیں اور کرویّت وحدت کو چاہتی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد:1 صفحہ:219۔ ایڈیشن 2003)

”حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے
اس سے ہمیں مخالفین کے اعتراضوں کے جواب بھی ملیں گے
اور قرآن کریم کے علوم کی بھی معرفت ہمیں حاصل ہوگی“ (الفضل انٹرنیشنل 2 تا 8 جولائی 2004)

{ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز}

*** پروپرائٹر حمید احمد غوری ***

فرید انجینئرنگ ورکس اینڈ رولنگ شٹر حیدر آباد، تلنگانہ

ایچ شمس الدین
قائد تربیت
مجلس انصاراللہ
بھارت

استحکام خلافت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا بے مثال کارنامہ اور منکرین خلافت کا انجام

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ شعور انسانی کی پختگی کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے انسان کے رشد و ہدایت کے لئے خلافت کا آسمانی نظام بھی جاری فرمایا ہے۔ چنانچہ ابتدائے آفرینش سے ہی نظامِ خلافت قائم کرنے کے سلسلہ میں فرماتا ہے: وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً (البقرہ 31) یعنی (اے انسان! تو اس وقت کو یاد کر) جب تیرے رب نے ملائکہ سے کہا کہ میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔

اور خدا تعالیٰ اس نور نبوت یعنی خلافت کو مختلف شکل وصورت میں دنیا میں قائم فرماتا رہا ہے۔ بقول سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں بھی برکات رسالت سے محروم نہیں رہی ہے۔
(شَهادَةُ القُرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 353)

قرون اولیٰ میں ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفی ﷺ کے وصال اکبر کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے حضرت ابوبکرؓ کو پہلا خلیفۃ الرسول منتخب کیا اور اسلام میں خلافۃ علیٰ منہاج النبوۃ کا دور اول کا آغاز ہوا۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کی کاوش سے خلافت کو اس قدر استحکام بخشا کہ خلافت کے خلاف اٹھنے والا ہر عنصر کو خواہ وہ بیرونی ہو یا اندرونی قلع قمع فرمایا۔

خلافت اسلامیہ کے عروج کے زمانے میں ایک مرتبہ صحابی رسولؐ حضرت حذیفہؓ خلیفہ ثانی حضرت عمرؓ سے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے فتنوں کی راہ میں ایک بند دروازہ حائل ہونے کی بھی خبر دی تھی۔ اس پر حضرت عمرؓ اس کا مفہوم پا گئے اور پوچھا کہ ”بتاؤ تو سہی کہ فتنوں کی یلغار سے پہلے یہ دروازہ کھولا جائے گا یا توڑا جائیگا؟ حضرت حذیفہؓ نے عرض کیا، توڑا جائیگا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے بڑی حسرت سے فرمایا کہ اگر توڑا جائیگا تو پھر کبھی بند نہ ہوگا۔“ (بخاری کتاب الفتن)

یہ بند دروازہ خلافت راشدہ ہی تھی جو کہ اسلام اور فتنوں کے درمیان بڑی مضبوطی کے ساتھ حائل تھی۔ افسوس کہ اس دروازہ پر پہلی چوٹ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت تھی۔

تاریخ اسلام کے مطالعہ کرنے والوں سے یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ اسلام کے تنزل کا آغاز خلافت راشدہ کی ناقدری سے ہوا۔ یعنی اس آسمانی اور روحانی قیادت کی ناقدری سے ہوا جو بجا طور پر سید ولد آدمؐ کی جانشین تھی۔ اور خلافت کا فقدان کی وجہ سے اسلام کا شیرازہ بکھر گیا۔ مفکرین اسلام خلافت کی ضرورت کو بڑی شدت سے محسوس کرتے رہے۔ چنانچہ علامہ اقبال کہتے ہیں:

تا خلافت کی بِنا دُنیا میں ہو پھر اُستوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

بہر حال اللہ تعالیٰ نے وقت مقررہ پر حضرت مرزا غلام احمدؑ کو مسیح موعود بنا کر مبعوث فرمایا۔ جن کے متعلق خود نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ آپؑ نبی اللہ بھی ہوں گے۔ آپ کے بعد قرون اولیٰ کی طرح پھر سے خلافۃ علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوا اور صحابہ کرامؓ نے بالاتفاق حضرت

43واں سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ بھارت 2023ء

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھارت کے ذیلی تنظیمات مجلس انصاراللہ، مجلس خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے مرکزی سالانہ اجتماعات کیلئے مورخہ 27، 28 اور 29/ اکتوبر 2023ء (جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی ازراہ شفقت منظوری عنایت فرمائی ہے۔ احباب اس کے مطابق دعاؤں کے ساتھ اِن اجتماعات میں شمولیت کی ہرممکن کوشش کریں۔ (صدر مجلس انصاراللہ بھارت)

مولانا حکیم نورالدین صاحبؓ کو خلیفۃ المسیح الاول منتخب کیا۔

1400 سال بعد مؤمنین کے لئے خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا یہ پہلا تجربہ تھا۔ حضرت ابوبکرؓ کے زمانے کی طرح یہاں پر بھی خلافت کے خلاف ابلیسی طاقتوں نے اپنی زور آزمائی سے خلافت کو ختم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ لیکن خلافت حقہ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے ذریعہ اس طرح سے استحکام بخشا کہ آپ کی فراست اور رہنمائی کے طفیل حضرت مسیح موعودؑ کی تیار کردہ یہ کشتی نوح ہر بھنور سے محفوظ و مامون رہی۔ اس سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی بے مثال عظیم الشان کارنامے جہاں رہتی دنیا تک آپ کو خراج تحسین پیش کرتے رہیں گے وہیں ہر بدخواہ کو یہ انتباہ بھی دیتے رہیں گے کہ

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پہ نہ ڈال اے روبہ زار و نزار

آئیے! اب ہم اس سلسلہ میں آپ کے ناقابلِ تسخیر کارناموں پر ایک طائرانہ نظر ڈالتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے دَور میں انکارِ خلافت کا علم بغاوت بلند کرنے والوں نے انتخاب خلافت اولیٰ کے چند دنوں کے بعد ہی خلیفہ وقت کے اختیارات محدود کرنے کی سازشیں شروع کر دی تھیں اور جلسہ سالانہ 1908ء پر بعض ممبران نے اپنی تقریروں میں واضح الفاظ میں خلافت کی بجائے صدر انجمن احمدیہ کو حضرت مسیح موعودؑ کا جانشین قرار دینے کی ہر ممکن کوشش کی۔ اس بحث کو لے کر جماعت دو حصوں میں تقسیم ہوگئی۔ ایک گروہ خلیفہ کو حاکم سمجھتے تھے جبکہ دوسرا گروہ صدر انجمن احمدیہ کو حاکم قرار دے رہا تھا۔

اس پر حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ نے بعض سوالات حضورؓ کی خدمت میں بھیجے۔ جن کو حضورؓ نے بغرض جواب مولوی محمد علی صاحب کو ریفر فرمایا۔ ان کی طرف سے جوابات آنے پر حضورؓ نے ان سوالات کو مزید چالیس احباب کے پاس بھیجنے کی ہدایت فرمائی اور ان کی رائے سے احباب جماعت کو مطلع کرنے کیلئے مورخہ 31 جنوری 1909ء کو نمائندگان کو قادیان طلب فرمایا۔ چنانچہ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں دواڑھائی سو نمائندے 30 جنوری کی رات تک قادیان پہنچ گئے۔ اس رات کو بہتوں نے قریباً جاگتے ہوئے گزاری۔ تہجد کے وقت سے مسجد مبارک میں اَحباب جمع ہوگئے۔ خوب دعائیں کیں۔ فجر کی اذان کے بعد احباب حضور انور کے انتظار میں بیٹھے تھے کہ خواجہ کمال الدین صاحب اور اُن کے ساتھیوں نے موجود احباب کو خلافت کے مقابل انجمن کی بالادستی کا سبق پڑھانا شروع کر دیا۔

تھوڑی دیر میں حضور تشریف لائے اور نماز میں سورۃ البروج کی تلاوت فرمائی۔ نماز کے بعد بعض ممبران انجمن نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ اب مولوی صاحب کوئی تقریر نہیں فرمائیں گے... اس کے قائم مقام وہ آیتیں ہیں جو نماز میں پڑھی گئیں۔ اس کے ذریعہ آپ نے ہم پر یہ وعظ فرمایا کہ انجمن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جانشین ہے اور تمام جماعت اور خلیفہ پر حاکم ہے۔

حضورؓ کا جلالی خطاب:

اس موقعہ پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"تم نے اپنے عمل سے مجھے اتنا دکھ دیا ہے کہ اُس حصہ مسجد میں بھی کھڑا نہیں ہوا جو تم لوگوں کا بنایا ہوا ہے بلکہ مَیں اپنے میرزا کی مسجد میں کھڑا ہوا ہوں۔ نیز فرمایا۔ میرا فیصلہ ہے کہ قوم اور انجمن دونوں کا خلیفہ مطاع ہے اور یہ دونوں خادم ہیں انجمن مشیر ہے اس کا رکھنا خلیفہ کیلئے ضروری ہے۔" آپؓ نے مزید فرمایا: "کہا جاتا ہے کہ خلیفہ کا کام

"تم میں سے ہر ایک اس بات کو خوب یاد رکھے کہ قرضوں کے ادا کرنے میں سستی نہیں کرنی چاہئے" (ملفوظات جلد 4 صفحہ 607)

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

K.Saleem Ahmad

City Hardware Store
89 Station Road Radhanagar
Chrompet Chennai - 600044

Ph. 9003254723
email:
ksaleemahmed.city@gmail.com

صرف نماز پڑھانا یا جنازہ یا نکاح پڑھا دینا اور یا پھر بیعت لے لینا ہے۔ یہ کام تو ایک مُلّا بھی کر سکتا ہے۔ اس کیلئے کسی خلیفہ کی ضرورت نہیں۔ اور مَیں اس قسم کی بیعت پر تھوکتا بھی نہیں۔ بیعت وہی ہے جس میں کامل اطاعت کی جائے اور جس میں خلیفہ کے کسی ایک حکم سے بھی انحراف نہ کیا جائے۔'' (تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ: 262)

حضور انور ؓ کے روح پرور خطاب سے اس موقعہ پر اکثر احباب کے دل صاف ہو گئے اور خلیفہ کی اہمیت وعظمت کو بخوبی سمجھ گئے۔ خطاب کے بعد آپ ؓ نے خواجہ صاحب اور مولوی محمد علی صاحب کو دوبارہ بیعت کرنے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ ان دونوں سے بیعت لی گئی۔

خلیفہ کی بجائے پریزیڈنٹ کا استعمال:

لیکن منکرین خلافت اپنی کجروی سے باز نہیں آئے۔ چنانچہ صدر انجمن کے معاملات میں خلیفۃ المسیح کی بجائے میر مجلس یعنی پریزیڈنٹ کا لفظ استعمال کرنے لگے۔ جس کا مقصد یہ تھا صدر انجمن کے ریکارڈ سے یہ ثابت نہ ہو کہ خلیفہ انجمن کا حاکم ہے۔ اس پر حضور ؓ نے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ کو مورخہ 2 دسمبر 1910ء سے میر مجلس مقرر فرمایا۔

بصیرت افروز خطاب:

آپ ؓ نے باغیان خلافت کے خلاف تعزیری کارروائی کرنے کا ارادہ فرمایا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو روک دیا۔ آپ ؓ نے فرمایا:

''خدا نے جس کام پر مجھے مقرر کیا ہے مَیں بڑے زور سے خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اب مَیں اِس کُرتے کو ہرگز نہیں اُتار سکتا۔ اگر سارا جہاں بھی اور تم بھی میرے مخالف ہو جاؤ۔ تو مَیں تمہاری بالکل پرواہ نہیں کرتا اور نہ کروں گا... تم اپنے پہلے معاہدہ پر قائم رہو۔ ایسا نہ ہو کہ نفاق میں مبتلا ہو جاؤ۔'' (تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ 270)

خلیفہ اور انجمن کے تعلقات پر بحث:

منکرین خلافت نے خلیفہ اور انجمن کے تعلقات کے اس مسئلہ کو کسی نہ کسی رنگ میں زیر بحث لا کر جماعت میں تفرقہ پیدا کرنے کی کوشش جاری رکھا۔ اس پر حضور نے فرمایا۔ ''تم مجھے خلیفۃ المسیح کہتے ہو۔ مَیں اس خطاب پر کبھی پھولا نہیں بلکہ اپنے قلم سے کبھی لکھا بھی نہیں۔ مَیں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں مَیں ان بیہودہ بحثیں کرنے والے لوگوں کو اپنی جماعت میں نہیں سمجھتا... ایسے لوگ اگر میری مدد کے خیال سے ایسا کرتے ہیں تو سن رکھیں مَیں ان کی مدد پر تھوکتا بھی نہیں۔ اگر مخالفت میں کرتے ہیں تو وہ خدا سے جا کر کہیں جس نے مجھے خلیفہ بنایا... پس مَیں بھی خلیفہ ہوا۔ تو مجھے خدا نے بنایا اور اللہ کے فضل ہی سے ہوا۔''

(تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ: 381، 382)

حضرت خلیفہ اول ؓ پر الزامات:

حضور اقدس ؓ پر 8 قسم کے گھناؤنے الزامات لگائے یعنی آمریت کا الزام۔ پہلے امام سے اختلاف کا الزام۔ قومی اموال میں غلط تصرف کا الزام۔ اپنے پسندیدہ آدمیوں کو مسلط کرنے کا الزام۔ بڑھاپا اور جسمانی کمزوری کے باعث نااہلی کا الزام۔ اور اعتراض کیا گیا کہ حق، حقدار کو نہیں ملا بلکہ کمتر شخص کو اختیار دے دیا گیا ہے نیز جزئی فضیلت کی بحثیں اور خلیفہ وقت کی غلطیوں کی نشاندہی اور ان کے چرچے بھی شروع کر دیئے۔ (ماخوذ از سوانح فضل عمر جلد اول، مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ؒ)

بھیرہ کی جائیداد:

اسی طرح بھیرہ کی جائیداد انجمن کے نام ہبہ ہوئی تھی۔ اس جائیداد میں ایک حویلی بھی تھی۔ انجمن اس حویلی کو فروخت کرنا چاہتی تھی۔ بھیرہ

PAPPU:9337336406
LIPU: 9437193658-9778116653
PAPPU LIPU ROAD WAYS
SORO, BALASORE, ODISHA - 756045
ALL INDIA TRUCK SUPPLIER

Taj 9861183707
TAJ METER HOUSE
234. Okilbag, Laxmisagar,Cuttack Road
Bhubaneshwar-751006, Odisha.
We also repair digital meter

کے ایک شیعہ سیدزمان شاہ صاحب نے ہی یہ حویلی فروخت کی تھی۔اس لئے اُس نے درخواست کی کہ کسی قدر رعایت قیمت پر فروخت کی جائے۔حضور انور نے موصوف کی درخواست پر انجمن کو سفارش فرمائی کہ یہ مکان سیدزمان صاحب کو فروخت کی جائے۔لیکن انجمن کے بعض ممبران نے اس معاملے کو اس قدر الجھایا کہ اس پر حضور انور کو کہنا پڑا کہ ’’میں تو سمجھتا تھا کہ فتنہ مر چکا ہے مگر اس نے اب پھر سر اُٹھالیا ہے۔لہٰذا دعا کرو کہ خدا تعالیٰ اس کا سر کچل دے‘‘

(تاریخ احمدیت جلد:3 صفحہ:266)

خلیفہ کو معزول کرنے کی سازش:

ایک طرف انجمن کے چند ممبران نے حضور رضی اللہ عنہ کے ارشاد کی کھلی کھلی نافرمانی کی تو دوسری طرف احمدیہ بلڈنگس لاہور میں حضور انور کو معزول کرکے کسی اور کو خلیفہ مقرر کرنے کی تیاری شروع ہوگئی۔ حضور نے ان حالات کا علم ہونے پر متعلقہ افراد سے اصلاح کرنے کی ہدایت فرمائی۔اس اعلان پر اُن باغیوں نے حضرت خلیفہ اوّل کے خلاف زہر اگلنا شروع کیا۔

خلیفہ معزول نہیں ہوتا:

آپؓ نے بصیرت افروز خطاب میں فرمایا۔

’’میں خلیفۃ المسیح ہوں۔ اور خدا نے مجھے بنایا ہے۔میری کوئی خواہش اور آرزو نہ تھی اور کبھی نہ تھی۔اب جب خدا تعالیٰ نے مجھے یہ ردا پہنادی ہے...خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں۔یہ خدا تعالیٰ کا اپنا کام ہے....خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے خلیفہ کو کوئی طاقت معزول نہیں کرسکتی اِس لئے تم میں سے کوئی مجھے معزول کرنے کی قدرت اور طاقت نہیں رکھتا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے معزول کرنا ہوگا تو وہ مجھے موت دے دے گا۔تم اس معاملہ کو خدا کے حوالہ کرو،تم معزول کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔

(تاریخ احمدیت جلد3 صفحہ385 تا386)

منکرین کو تنبیہ:

خلافت کے خلاف سازش کرنے والوں نے جب اپنی ایذا رسانی کو انتہا تک پہنچایا تو آپ نے انہیں تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا’’تم نے میرے ہاتھوں پر اقرار کئے ہیں تم خلافت کا نام نہ لو مجھے خدا نے خلیفہ بنا دیا ہے اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہوسکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کرے اگر تم زیادہ زور دو گے تو یاد رکھو میرے پاس ایسے خالد بن ولید ہیں جو تمہیں مرتدوں کی طرح سزا دیں گے۔‘‘

(بحوالہ سوانح فضل عمر جلد1 صفحہ207)

منکرین خلافت کو جواب:

1913ء میں لاہور سے دو خفیہ ٹریکٹس بنام اظہار الحق شائع ہوئے۔جن کا واضح مقصد یہ تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد صدر انجمن کا فیصلہ ناطق ہوگا نہ کہ خلافت کا۔ان ٹریکٹوں کا جواب بھی حضور نے ٹریکٹوں سے دلوایا۔اُن میں مناسب ترمیم و اضافہ بھی فرمایا۔ جوابی ٹریکٹوں کے نام اظہار حقیقت اور خلافت احمدیہ تجویز کئے گئے تھے۔

خلافت روشنی صبحِ ازل کی
عروجِ آدمِ خاکی کی جھلکی
مقام اس کا ہے مضمر اُسْجُدُوْا میں
حکومت یہ خدائے لَمْ یَزَلْ کی

اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا (بنی اسرائیل:31)
LUCKYBATTERYCENTRE
BATTERY&DIGITALINVERTER
Thana Chhak, NH-5 Soro
Balasore, Odisha, Pin 756045
e-mail : abdul.zahoor786@gmail.com
Mob: 9438352786, 6788221786

Sk.AbdulRahim(SUNGRA)
Ghanimat Bibi - 9090900923
Pappu Cloth Store
Mobile No. 9438290211
SALEHPUR - CUTTACK - ODISHA

جلسہ سالانہ خلافت کے استحکام کا نشان:

امسال باوجود بہت سے موانع کے اور باوجود ''اظہار حق'' جیسے بدظنی پھیلانے والے ٹریکٹوں کی اشاعت کے جلسہ پر لوگ معمول سے زیادہ آئے۔ اوران کے چہروں سے وہ محبت اور اخلاص ٹپک رہا تھا جو بزبان حال اس بات کی شہادت دے رہا تھا کہ جماعت احمدیہ ہر ایک بد اثر سے محفوظ اور مصئون ہے۔ (تاریخ احمدیت جلد3 صفحہ 485 تا486)

اس ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔ ''اللہ تعالیٰ نے دشمن کی یہ تمام اندرونی اور بیرونی جو بھی تدبیریں تھیں ان کو کامیاب نہیں ہونے دیا اور اندرونی فتنے کو بھی دبا دیا اور دنیا نے دیکھا کہ کس طرح ہر موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے اس فتنہ کو دبایا اور کتنے زور اور شدت سے اس کو دبایا اور کس طرح دشمن کا منہ بند کیا۔'' (خطبہ جمعہ 21 مئی 2004ء) سچ ہے:

وہ اور ہونگے جو سیلِ دریا میں ڈوب مرنے کی ٹھان بیٹھے
ہم ایسی موجوں کی کشمکش میں بڑھا کئے ہیں بڑھا کریں گے

منکرین خلافت کا انجام:

اللہ تعالیٰ باغیانِ خلافت کے متعلق فرماتا ہے کہ **وَمَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ** (النور 56) یعنی اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دیئے جائیں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی وفات پر بلکہ آخری ایام میں ہی بعض فتنہ پرداز افراد اور گروہ نے خلافت کو ختم کرنے کی پھر سے کوششیں شروع کیں اور حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت اور تعلیمات سے ہاتھ دھو بیٹھے اور نظام وصیت اور بہشتی مقبرہ سے محروم ہو گئے نیز لامرکزیت کے شکار ہو کر بڑی حسرت کے ساتھ اس دنیا سے چل بسے۔ سچ ہے:

لعنت کو پکڑ بیٹھے انعام سمجھ کر تم
حق نے جو ردا بھیجی تم اس کو ڑی سمجھے

ارشاد خداوندیہ ہے کہ **کَیۡفَ کَانَ عَذَابِیۡ وَنُذُرِ** (القمر: 31) یعنی پس دیکھو کہ میرا عذاب (کیسا سخت) اور میرا ڈرانا کیسا (سچا) تھا۔

آیئے! اب دیکھتے ہیں کہ منکرین خلافت کا بدترین انجام کیسا تھا؟ حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ نے خوشخبری دی تھی کہ ''میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا... اُن میں کثرت بخشونگا۔''

(اشتہار 20 رفروری 1886ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 102، 103)

آج جماعت احمدیہ کی تاریخ گواہ ہے کہ جماعت سے منہ پھیرنے والوں کو کبھی کسی بھی قسم کی ترقی نصیب نہیں ہوئی۔ چنانچہ خلافت ثانیہ کے تقریباً 40 سال بعد غیر مبائعین کا اخبار 'پیغام صلح' خود معترف ہوا کہ ''یہاں لاہور میں کام شروع کئے ہوئے ہمیں 37 سال گذر چکے ہیں اور ہم اس چار دیواری سے باہر نہیں نکلے''۔ (پیغام صلح 6 رفروری 1952)

اسی طرح انجمن اشاعت اسلام کے سیکریٹری 50 سال کے بعد اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں: ''واقعات اور تجربہ نے ہمارے سامنے یہ تلخ حقیقت واضح کر دی ہے کہ اشاعت اسلام کے میدان میں ... ہماری کامیابی... جماعتی ترقی... توقعات.. دینی مقاصد.. وہ تمام حرفِ غلط کی طرح ثابت ہوئیں۔'' (احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کی 52 ویں سالانہ رپورٹ ص5)

مولوی محمد یعقوب صاحب ایڈیٹر لائٹ رقم طراز ہیں: ''تحریک

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''معوذتین کے ذریعہ اللہ کی پناہ مانگو، کسی پناہ مانگنے والے کیلئے ان دوسورتوں سے بہتر کوئی سورۃ نہیں'' (ابوداؤد)

:طالب دعا:

پروفیسر ڈاکٹر کے ایس انصاری سابق امیر و قاضی جماعتِ احمدیہ حیدرآباد،

سابق پرنسپل گورنمنٹ نظامیہ طبی کالج حیدرآباد، سابق میڈیکل سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ نظامیہ جنرل ہسپتال حیدرآباد، سابق ایکسپرٹ جموں کشمیر پبلک سروس کمیشن

ANSARI CLINIC UNANI MANZIL, MAHDIPATNAM, HYDERABAD, TELANGANA

انصاری کلینک یونانی منزل، مہدی پٹنم، حیدرآباد

✆:98490005318

ایک لاش بن کر رہ گئی تھی اور چند آدمی اسے نوچ نوچ کر کھا رہے تھے۔

(پیغام صلح 24 جنوری 1952)

جبکہ خلافت احمدیہ کے سایہ تلے جماعت احمدیہ روز افزوں ترقی کر رہی ہے۔ یہاں تک کہ خلافت ثانیہ کے مبارک دور یعنی 50 سال میں ہی 46 ممالک میں جماعت قائم ہو چکی تھی۔ اب ان ممالک کی تعداد 213 ہو چکی ہے۔ فالحمدللہ علیٰ ذٰلک۔

دوسری طرف اس غیر مبائعین گروہ کے امیر مولانا محمد علی صاحب کو بھی انتہائی رنج و غم اور کرب و بلاء کی حالت میں اس دنیا کو خیر باد کہنا پڑا۔ ان کی جماعت میں مولانا صاحب کے خلاف بعض لوگوں نے علم بغاوت بلند کیا، چنانچہ اس سلسلہ میں مولوی صاحب کی اہلیہ محترمہ رقم طراز ہیں: آخر ان شرارتوں کی وجہ سے مولوی صاحب کی صحت بگڑ گئی اور ان تفکرات نے آپ کی جان لے لی، سب ڈاکٹر یہی کہتے ہیں کہ اس غم کی وجہ سے حضرت مولوی صاحب کی جان گئی۔ (بحوالہ غلبہ حق ص 15)

جبکہ خواجہ کمال الدین صاحب جو کہ مولانا محمد علی صاحب کے خاص معاون و مددگار تھے اور غیر مبائعین میں سر فہرست تھے اپنی آخری عمر کی ایک خواب بقلم خود تحریر کرتے ہیں کہ ”تخت کے سامنے ملزموں کو کھڑا کرنے کی جگہ تھی... میرے ہمراہ حضرت مولوی (محمد علی۔ ناقل) صاحب تھے... ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہم پر کوئی مقدمہ ہے اور اس عدالت میں ہم بطور ملزم کھڑے ہیں... میں نے سمجھا کہ صاحب عرش نے کوئی حکم دے دیا ہے جس کے سنانے کے لئے حضرت مرزا صاحب اٹھے گو وہ خود خوف کی حالت میں تھے مگر انہوں نے نہایت غضبناک آواز میں حکم سنایا۔“ (مجدد کامل ص 125) علاوہ ازیں خواجہ صاحب نے انجمن اشاعت اسلام لاہور کے طریق کار پر اعتراض بھی کئے ہیں۔ جن کا مولانا محمد علی صاحب کو جواب دینا پڑا۔ (پیغام صلح 27 جنوری 1931ء)

سچ ہے: تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى (الحشر 15) تو ان کو ایک قوم خیال کرتا ہے لیکن ان کے دل پھٹے ہوئے ہوتے ہیں۔

اُلجھا ہے پاؤں یار کا زُلفِ دراز میں
لو! آپ اپنے دام میں صیّاد آ گیا

حضرت خلیفۃ المسیح الاول ؓ فرماتے ہیں: ”جو ان (خلفاء) کا منکر ہو اس کی پہچان یہ ہے کہ اعمالِ صالحہ میں کمی ہوتی چلی جاتی ہے اور وہ دینی کاموں سے رہ جاتا ہے۔“ (بحوالہ الفضل ۱۷ ستمبر ۱۹۱۳ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”اب آئندہ انشاء اللہ خلافت احمدیہ کو کوئی خطرہ لاحق نہیں ہو گا۔ جماعت بلوغت کے مقام پر پہنچ چکی ہے خدا کی نظر میں۔ اور کوئی دشمن آنکھ، کوئی دشمن دل، کوئی دشمن کوشش اس جماعت کا بال بھی بیکا نہیں کر سکے گی اور خلافت احمدیہ انشاء اللہ اسی شان کے ساتھ نشو نما پاتی رہے گی جس شان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدے فرمائے ہیں کہ کم از کم ایک ہزار سال تک یہ جماعت زندہ رہے گی“ (خطبہ جمعہ 18 جون 1982)

اللہ ہمیشہ ہی خلافت رہے قائم
احمدؑ کی جماعت میں یہ نعمت رہے قائم

☆......☆......☆

طالب دعا:
بی ایم خلیل احمد
ابن محترم بی ایم
بشیر احمد صاحب مرحوم
ابن محترم موسیٰ
رضا صاحب مرحوم
و فیملی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:
”یاد رکھو ہدایت تو اُن کو ہوتی ہے
جو تعصب سے کام نہیں لیتے
وہ لوگ فائدہ نہیں اُٹھاتے جو تدبیر نہیں کرتے“
(ملفوظات جلد 1 صفحہ 158 مطبوعہ 2018ء قادیان)

پتہ:
جماعت احمدیہ
بنگلور، کرناٹک
فون نمبر:
9945433262

محترم سیٹھ مہرالدین صاحب مرحوم آف سکندرآباد کا ذکرِ خیر

خاکسار کے والد مکرم سیٹھ مہرالدین صاحب بروز اتوار مورخہ 2/ اپریل 2023ء کی رات کو بلڈ پریشر کی وجہ سے گھر میں بے ہوش ہونے پر فوری طور پر ہسپتال لے جایا گیا۔ ڈاکٹروں نے نازک حالت دیکھتے ہوئے وینٹی لیٹر پر رکھ کر علاج کیا۔ لیکن صحت میں کوئی بہتری نہیں آئی اور مورخہ 4/اپریل 2023ء کی صبح 4:30 بجے کے قریب 85 سال کی عمر میں وفات پا گئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آپ سرسپور، دہلی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صاحب کا نام محمد عمر تھا۔ والدہ صاحبہ کا نام حسین بی تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے خاندان میں ہمارے تایا جان مکرم امام دین صاحب کو سب سے پہلے سال 1944ء کے آغاز میں مکرم ڈاکٹر نذیر صاحب کی تبلیغ کے نتیجہ میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ بعد میں ہمارے والد صاحب اور دادا جان سمیت گھر میں سب کو احمدیت میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ ابتداء میں دیگر افراد خاندان کی طرف سے بہت مخالفت ہوئی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اپریل 1944ء میں دہلی میں پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے ایک عظیم الشان جلسہ کروایا تھا۔ اس جلسہ میں ہمارے تایا جان مکرم امام دین صاحب اپنے بھائیوں کو ساتھ لیکر گئے تھے۔ اُس وقت شدید مخالفت اور پتھراؤ بھی ہوا تھا۔ جس میں حضرت مصلح موعودؓ نے نہایت اولوالعزمی اور حکمت سے مستورات کو محفوظ مقام پر پہنچایا تھا۔ یہ واقعہ ہمارے والد صاحب کو اچھی طرح یاد ہے۔

1946ء میں والد صاحب کے بڑے بھائی قمرالدین صاحب

Prop: Sk. Ishaque

Phangudubabu : 7873776617
Tikili : 9777984319
Papu : 9337336406
Lipu : 9437193658

Faizan Fruits Traders

Near Railway Gate, Soro
Balasore, Odisha - 756045

جب قادیان آئے تو ہمارے خاندان کے دیگر افراد دہلی میں تھے۔ 1947ء میں تقسیم ملک کے وقت حالات بہت مخدوش ہو چکے تھے۔ مخالفت بہت بڑھ گئی تھی اور ہمارا بائیکاٹ کیا گیا تھا۔ مخالفوں نے کہا کہ گو موتر پی کر شُدھ ہو جاؤ تو تمہاری جان بچ سکتی ہے۔ آخر 1949ء میں ایک دن تو انہوں نے ہمارے دادا جان، والد صاحب وغیرہ سب کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ لیکن ایک ہندو پڑوسی ہمارے دادجان کا دوست تھا۔ اس نے اس خبر کی اطلاع دے کر نہایت ہمدردی سے اپنے گھر میں سب کو چھپا دیا۔ چند دنوں کے بعد حفاظت کے ساتھ ایک ایک کر کے سب کو باہر پہنچایا۔ اس طرح آپ 1949ء میں اپنے والدین اور بھائی عمر دین صاحب کے ساتھ قادیان ہجرت کر کے آگئے تھے۔

1952ء میں قادیان میں ہی ہمارے دادا جان کی وفات ہوگئی۔ اُس وقت والد صاحب اور چچا چھوٹے ہی تھے۔ ہمارے والد صاحب درویشوں کی دکانوں میں کام کرتے رہے۔ پھر خود ہی پانچ سال تک چائے اور مٹھائی کی دکان چلاتے رہے۔ 1959ء میں مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ بنت مکرم عبدالرزاق صاحب آف سکندرآباد سے ہمارے والد صاحب کی شادی ہوگئی تھی۔ حضرت مصلح موعودؓ کی ایک تحریک پر عمل کرتے ہوئے ہمارے والد صاحب شادی کے بعد سکندرآباد ہجرت کر کے یہیں چپس، سنک، بیسن اور باتھ ٹب وغیرہ کا کام شروع

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

فون نمبر: 1800 103 2131

وقت صبح 8:30 تا رات 10:30 (تعطیل: جمعۃ المبارک)

کر دیئے۔ وقت کے ساتھ ساتھ کاروبار کو ترقی دیتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کاروبار میں غیر معمولی ترقی حاصل ہوئی۔ مختلف مراحل سے گزرتے ہوئے بلڈر کی حیثیت اختیار کر گئے۔ الحمدللہ

اللہ تعالیٰ نے آپ کو مالی ترقی کے ساتھ ساتھ جماعت کے چندوں کے علاوہ مختلف تحریکات میں ہمیشہ مسابقت کی روح کے ساتھ مالی قربانی کی توفیق عطا فرمائی۔ جماعت کی اعلیٰ خدمات کی بھی سعادت عطا ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے 1991 تا 1995ء پانچ سال بطور نائب صوبائی امیر و نگران اعلیٰ آندھرا پردیش کے طور پر مقرر ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُس وقت آپ ہی کی کاوشوں کے نتیجہ میں علاقہ آندھرا میں جماعتوں کے قیام کا آغاز ہوا۔ پہلی بار رائنہ پالم گاؤں میں تین سو سے زائد افراد ایک ساتھ بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ آج بھی یہاں جماعت قائم ہے۔ آپ کو تین ٹرم امیر جماعتِ احمدیہ سکندرآباد کے طور پر بھی خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب مرحوم کے ساتھ ہر جماعتی پروگرام میں بے لوث تعاون کرتے ہوئے شامل ہوئے۔ کئی سال مجلس شوریٰ کے ممبر کے طور پر قادیان میں شریک ہوتے رہے۔ جلسہ سالانہ قادیان اور سالانہ اجتماع کے موقع پر بھی ہر سال باقاعدگی سے قادیان دارالامان تشریف لاتے تھے۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام، مرکزی نمائندگان اور واقفین زندگی کا بہت احترام کرتے تھے۔ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم و مغفور کے ہمراہ صوبہ تلنگانہ کی ضلعی مجالس کا طویل دورہ کرنے کی آپ کو سعادت نصیب ہوئی تھی۔ آپ میں مہمان نوازی کا وصف نمایاں تھا۔ جماعتوں سے تشریف لانے والے مبلغین، معلمین کرام کی تواضع کا انتظام کرتے تھے۔ سکندرآباد میں متعین ہر مرکزی مبلغ سلسلہ کے ساتھ اپنے گھر کے ممبر کی طرح حسن سلوک کیا کرتے تھے۔

نمازِ تہجد اور پنجوقتہ نمازوں کو نہایت توجہ سے اور باقاعدگی کے ساتھ ادا کیا کرتے تھے۔ جب تک صحت اجازت دی روزوں کا اہتمام کیا کرتے تھے۔ جماعتی اجلاسات اور پروگراموں میں اور احباب جماعت کی خوشی و غم میں برابر شریک ہوا کرتے تھے۔ خلافت کے ساتھ وفا کا اعلیٰ معیار تھا۔ نظام جماعت کا احترام دل و جان سے کیا کرتے تھے۔ غریبوں کی مالی مدد کرنے اور ہومیوپیتھک ادویات تجویز کر کے بعض دفعہ ادویات خرید کر بھی احباب جماعت کو دیا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ موصی تھے۔ مؤرخہ 5/اپریل 2023ء کو آپ کا تابوت قادیان لے جایا گیا۔ اُسی روز بعد نماز عصر مکرم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعتِ احمدیہ قادیان نے جنازہ گاہ میں نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد اجتماعی دعا کروائی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور ہمیں ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ہماری والدہ محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ کا انتقال مورخہ 7/ستمبر 2016ء کو ہوا تھا۔ وہ بھی بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانچ بیٹوں سے نوازا۔ (1) خاکسار سلیم احمد (2) شمیم احمد (3) نعیم احمد (جوانی میں فوت ہو گئے تھے) (4) وسیم احمد (5) طاہر احمد۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے چاروں شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ جنہیں سکندرآباد میں طوعی طور پر جماعتی خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ الحمدللہ (سلیم احمد سکندرآباد)

JOTISAWMILL (P) Ltd. BHADRAK (ODISHA)

JSM

S.A.Quader (Managing Director)
c/o Abdul Qadeer Khan

”کسی دانشمند کیلئے جائز نہیں کہ اپنی غلطی کی پردہ پوشی کیلئے کسی دوسرے کی غلطی کا حوالہ دیں۔“ (سناتن دھرم: صفحہ 4)

اخبارِ مجالس

ریفریشر کورس مجلس عاملہ انصاراللہ قادیان:

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ مجالس عاملہ انصاراللہ قادیان کا ریفرشر کورس مؤرخہ 15 / مارچ 2022ء بروز بدھ بعد نماز مغرب و عشاء بمقام مسجد ناصر آباد منعقد ہوا۔ جس میں مجلس عاملہ انصار اللہ بھارت، مجلس عاملہ انصاراللہ قادیان اور مجالس عاملہ انصاراللہ محلہ جات قادیان کے جملہ عہدیداران شامل ہوئے۔

اس پروگرام کی صدارت محترم مولانا عطاء المجیب لون صاحب صدر مجلس انصاراللہ بھارت نے کی۔ ریفریشر کورس کا پروگرام حسب طریق تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا جو کہ مکرم حافظ اسلم احمد صاحب قادیان نے کی بعدہٗ محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ بھارت نے عہد دہرایا۔ اسکے بعد اس پروگرام کی پہلی تقریر مکرم مولانا عبدالمؤمن راشد صاحب نائب صدرِ صف اوّل مجلس انصاراللہ بھارت نے کی۔ جس میں موصوف نے 14 / اکتوبر 2022ء کو نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ امریکہ کے ساتھ میٹنگ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیان فرمودہ نصائح کے حوالہ سے بہت دلکش انداز میں عہدیداران کو خلیفہ وقت کے منشاء مبارک کے تحت خدمات بجالانے کی طرف توجہ دلائی۔

جبکہ دوسری تقریر مکرم مولانا مجاہد احمد شاستری صاحب نائب صدر صف دوم مجلس انصاراللہ بھارت نے کی۔ آپ نے صف دوم کے متعلق لائحہ عمل کے پروگرام اور سیدنا حضور انور کے ارشادات کی روشنی میں صف دوم کے انصار سے متعلق اہم امور کی نشاندہی کی۔

آخر پر صدر اجلاس نے خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ ریفریشر کورس کا مقصد یہ ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کو یہ معلوم ہو کہ ان کو کیا کرنا ہے اور کام کو کیسے کرنا ہے۔ ہر منتظم کیلئے خلافت کے زیر سایہ اور رہنمائی میں لائحہ عمل موجود ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے قیامِ مجلس کے ساتھ معین لائحہ عمل بھی وضع فرمایا کہ یہ یہ شعبہ جات ہیں اور یہ یہ کام ہم نے کرنا ہے۔ ہر منتظم کو معلوم ہے اور ہونا چاہئے کہ کیا کام کرنا ہے۔ بنیادی چیز احساس ہے اور یہ کہ خلیفہ وقت ہم سے کیا چاہتا ہے۔ اور ہم سے کیا کیا خدمات کروانا چاہتا ہے۔ خلیفہ وقت زمانے کے اعتبار سے ہمیں ایک معین ٹارگیٹ دیتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سال اپنے پیغام میں خاص طور پر تربیت اولاد کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اس لئے مجلس انصاراللہ بھارت کی طرف سے امسال تربیت اولاد کے متعلق خصوصی تقاریب منعقد کی جارہی ہیں۔ تمام ناظمین اور زعماء کرام ان کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔ آخر پر صدر اجلاس نے اجتماعی دعا کروائی۔ جس سے یہ رفریشر کورس اختتام پذیر ہوا۔ اس موقعہ پر تمام حاضرین کے لئے مجلس کی طرف سے عشائیہ کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مقبول خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سکھ سنگ میں میڈیکل کیمپ و خدمت خلق:

ڈیرہ بابا نانک میں موجود چولہ صاحب کی زیارت کیلئے یکم مارچ 2023ء کو ہوشیار پور سے پیدل روانہ ہونے والا سنگ (زائرین پر مشتمل قافلہ) 3 مارچ کو قادیان سے گزرتے ہوئے 4 مارچ کو ڈیرہ بابا نانک پہنچا۔ اس موقعہ پر مجلس انصاراللہ قادیان کی طرف سے بھی مکرم مامون الرشید تبریز صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ قادیان کی

”مَیں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف ایسی کامل اور جامع کتاب ہے کہ کوئی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی“ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 610)

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ZISHAN AHMAD AMROHI (Prop.)

ADNAN TRADING Co.
LEATHER JACKET MANUFACTURER
Amroha - 244221 (U.P.)

Mobile
7830665786
9720171269

نگرانی میں دفتر جلسہ سالانہ قادیان کے احاطہ میں ہومیوپیتھی اور ایلوپیتھی میڈیکل کیمپ کا انتظام صبح 6 بجے تا دوپہر کیا گیا۔ جس میں مکرم ڈاکٹر عبد الماجد صاحب قائد تجنید مجلس انصاراللہ بھارت ، مکرم شیخ ناصر وحید صاحب قائد ذہانت وصحت جسمانی، مکرم عبدالمحسن مالاباری صاحب قائد تحریک جدید اور مکرم کلیم احمد شاہد صاحب نے ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔ اس موقعہ پر مجلس انصاراللہ قادیان کی طرف سے راستے میں پانی کا اور الہ دین بلڈنگ کے پاس زائرین کیلئے جوس کا اہتمام کیا گیا۔ زائرین نے نہایت خوشی سے نوش کرتے ہوئے مجلس کی خدمت خلق کو سراہا۔ اللہ تعالیٰ ہماری خدمات کو قبول فرمائے۔ آمین

(تبریز احمد دُرّانی منتظم عمومی مجلس انصاراللہ قادیان)

عطیہ خون از مجلس انصاراللہ حیدرآباد:

مؤرخہ 12 مارچ 2023ء کو مجلس انصاراللہ حیدرآباد کے زیر اہتمام ’’عطیہ خون کیمپ‘‘ منعقد کیا گیا۔ جس میں پانچ (5) انصار نے خون عطیہ دینے کی توفیق پائی۔ الحمدللہ

خدمت خلق: ماہِ مارچ 2023ء میں مجالس ضلع حیدرآباد کی طرف سے مختلف بیواؤں، غریب احباب کو علاج، ادویات کیلئے اور غریب طلباء کے تعلیمی اخراجات کیلئے مبلغ -/27,800 روپے اور راشن خریدنے کیلئے مبلغ -/140,000 روپے بطور امداد دیئے گئے ہیں۔ نیز اجتماعی طور پر کھانا پکوا کر غرباء میں تقسیم بھی کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مالی تعاون کرنے والے انصار کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

(انوار احمد غوری، ناظم مجلس انصاراللہ حیدرآباد)

مساعی مجلس انصاراللہ تماپور، کرناٹک:

مؤرخہ 26 جنوری 2023ء کو مسجد حسن تماپور میں مکرم ناصر احمد کیمن گڈّی صاحب صدر جماعتِ احمدیہ تماپور کی صدارت میں ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ تلاوتِ قرآن کریم مکرم سید ریاض احمد صاحب نے کی جبکہ عہد کے بعد مکرم محمد اسحاق صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ مکرم مولانا عطاء اللہ نصرت صاحب نائب ناظر بیت المال آمد نے ’مالی قربانی اہمیت اور لازمی چندہ جات کا تعارف‘‘ کے عنوان پر ایک تقریر کی۔ مکرم محمد مصباح الدین صاحب قریشی جنرل سیکرٹری نے اسٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ انصار کے علاوہ خدام، اطفال، لجنہ وناصرات بھی شریک ہوئے۔ کل حاضری اسی (80) رہی۔ الحمدللہ

(زعیم مجلس انصاراللہ تماپور، کرناٹک)

Ph:09419049823 | Ph:09622584733

’’مَیں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں

کہ تکبّر سے بچو کیونکہ تکبّر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے...... ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبّر ہے۔‘‘ (نزول المسیح صفحہ ۴۰۲)

اِرْشَاد حَضْرَتْ مَسِیْح مَوعُود عَلَیْہِ الصَّلوٰۃ والسَّلَام

طالبِ دُعا:: DAR FRUIT COMPANY KULGAM

Shop 73 Fad 40B Fruit Market Kulgam P.O. ASNOOR 192233

Phone No. off. 01931-212789 - 09622584733 - Res. 07298119979